عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۷ | ۲۰ تا ۲۹/شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/اگست ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۳۲

سرحد کے مخدوش حالات

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ

استقبالِ رمضان

رمضان المبارک ۔ رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ

مسلمانوں کے باہمی حقوق

اسلافِ اُمّت کی ایک یادگارِ شخصیّت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

نئی نسل کو قادیانیت سے آگاہ کرنا ضروری ہے

س:...... ایک مسجد کے امام و خطیب نے اپنی مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت، مسئلہ ناموس رسالت اور تردید قادیانیت کے عنوان پر بیان کرنے سے سختی کے ساتھ منع کرتے ہوئے کہا کہ: ''قادیانی کافر ہیں یہ سب کو پتا ہے، اب اس مسئلہ پر بحث کرنا ضروری نہیں'' اس سے ملتے جلتے اور بھی کچھ جملے اس نے کہہ دیئے، ایسے الفاظ کہنے کے بعد:

۱:...... کیا اس خطیب/امام کا ایمان باقی رہا؟

ج:...... جی ہاں! جو شخص قادیانیوں کو کافر سمجھتا ہے وہ مسلمان ہے۔

۲:...... کیا اس موصوف کے ساتھ دینی و دنیوی تعلقات رکھنا جائز ہوں گے؟

ج:...... جی ہاں! جائز ہے۔

۳:...... کیا اس موصوف کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہوگی؟

ج:...... بلاشبہ جائز ہے۔

۴:...... اگر اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی تو پہلے پڑھی جانے والی نمازوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہوگا؟

ج:...... پہلے یا اب اس کے پیچھے پڑھی گئی نمازیں جائز ہیں۔

۵:...... موصوف کے اس فعل کو معمولی سمجھنے والے اور اس فعل پر فتویٰ لینے سے منع کرنے والے یا فتویٰ لینے میں سستی کرنے والے شخص کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ (عبدالغفار شیخ، ایاز الدین شیخ، پنو عاقل)

ج:...... بلاشبہ یہ اس کی عملی کوتاہی یا علمی اور تجرباتی نقص ہے ورنہ وہ مسلمان ہے، اسی طرح جو لوگ اس کی ہمنوائی کرتے ہیں وہ بھی۔

میرے بھائی! یہ اس امام کا قصور نہیں، یہ میرا قصور ہے کہ میں یا میری طرح دوسرے حضرات اس کو مسئلہ کی اہمیت نہیں سمجھا سکے، اگر اس کو یہ مسئلہ معلوم ہوتا کہ کسی غیر مسلم، خصوصاً باغیان رسالت مآب اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے والے کس قدر خطرناک اور زہریلے ہیں اور ایک مسلمان کو ان سے کس قدر بغض و عداوت رکھنا چاہئے اور اپنی نئی نسل کو ان کی زہرناکی سے آگاہ کرنا ہمارا فرض ہے، اس لئے کہ وہ عام کافروں سے ہٹ کر بدترین کافر اور زندیق ہیں، اگر خدانخواستہ ہماری کوتاہی سے کوئی سیدھا سادا مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس گیا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے اپنا تعلق توڑ کر اس ملعون ابن ملعون، لعین قادیان مرزا غلام احمد قادیانی سے تعلق جوڑ لیا تو اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ کہہ کر منہ نہ موڑ لیں کہ میرے مخالف اور میرے باغی میری امت کے بھولے بھالے امتیوں کو گمراہ کرتے رہے اور تمہارے چہرے پر بل نہیں آیا؟

ان امام صاحب سے کوئی پوچھے کہ کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ کرامؓ کو مسیلمہ کذاب کے کفر کا علم نہ تھا؟ اگر تھا اور یقیناً تھا تو انہوں نے غزوہ یمامہ کیوں برپا کیا؟ اور اس میں ۱۲ سو صحابہ و تابعین کیوں شہید کروائے؟ کیا حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو قادیانیوں کے کفر کا علم نہ تھا؟ کیا اکابرین دیوبند کو قادیانی کفر کا علم نہ تھا؟ کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی اس فتنہ کی سرکوبی پر لگادی؟ ان سے کوئی پوچھے کہ دنیا جہان میں جتنا کفار و مشرکین اور اسلام دشمن ہیں کیا ان کے کفر کو بیان کرنا بھی ضروری نہیں؟ اگر نہیں تو کیا وہ کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے بارہ میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو قرآن و حدیث میں موجود ارباب کفر کی تردید کو وہ بیان نہیں کرتے؟ اگر کرتے ہیں تو کیوں؟ اس کے علاوہ موصوف کو اس کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے کہ دیگر غیر مسلم تو کھل کر اپنے آپ کو غیر مسلم کہتے ہیں، لہٰذا ان کی طرف متوجہ ہونے والا یا ان کے عقائد و نظریات کو اپنانے والا علیٰ وجہ البصیرت اس کفر و گمراہی کو اختیار کرے گا، جبکہ مرزائی اور قادیانی باوجود کافر و مرتد اور زندیق ہونے کے اپنے آپ کو مسلمان باور کراتے ہیں، وہ قرآن کو نہیں مانتے بلکہ قرآن کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے مجموعہ ''تذکرہ'' پر ان کا ایمان ہے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ختم نبوت کے منکر ہیں مگر اپنے آپ کو قرآن اور نبی آخرالزماں کا پیروکار باور کراتے ہیں، وہ شعائر اسلام کے منکر ہیں مگر مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر کہتے ہیں کہ ہم تمام اسلامی احکام اور شعائر اسلام کو مانتے ہیں گویا وہ اپنے کفر و زندقہ کو اسلام کے نام پر فروغ دیتے ہیں، کیا ایسے باغیان اسلام کی ریشہ دوانیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے؟

ہفت روزہ
ختمِ نبوّۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۲۱تا۲۹/شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳تا۳۱/اگست ۲۰۰۸ء شمارہ:۳۲

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

سرحد کے مخدوش حالات	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
رمضان المبارک... رحمتوں اور برکتوں کا موسم بہار	۹	ابن عبدالحمید
یہ ماہ ہمیں رحمتیں لے کے آیا	۱۲	عبرتؔ صدیقی
مسلمانوں کے باہمی حقوق	۱۳	مولانا سیّد سلیمان ندویؒ
سزائے موت کا خاتمہ... تحفہ کس کیلئے؟	۱۷	طارق محمود (کموڈور (ر) بحریہ)
اسلاف امت کی ایک یادگار شخصیت	۱۹	مولانا محمد ایوب سورتی قاسمی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-1927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

پینے کے آداب و احکام

پانی تین سانس میں پینا چاہئے

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم پانی پینے لگو تو اُونٹ کی طرح یک بارگی نہ پیا کرو، بلکہ دو تین سانس میں پیا کرو اور جب پانی پینے لگو تو اللہ کا نام لیا کرو (یعنی بسم اللہ شریف پڑھا کرو) اور جب پی چکو تو الحمدللہ کہو۔"

اس حدیث شریف میں پینے کے تین آداب ذکر فرمائے ہیں، ایک یہ کہ کم از کم دو تین سانس کے ساتھ پانی پینا چاہئے، اس کی وجہ اُوپر گزر چکی ہے کہ آہستہ آہستہ پانی پینا ہضم میں مفید ہے اور یک بارگی اُنڈیل لینا اس سے بعض دفعہ پانی کی گرہ پڑ جاتی ہے، معدہ میں ثقل پیدا ہوجاتا ہے اور آدمی شدید تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے، دُوسرے... یہ کہ اس طرح پانی پینا بے صبری اور بے قراری کی علامت ہے، اس لئے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اُونٹ کی طرح یک بارگی نہ اُنڈیل لیا کرو، بلکہ دو تین سانس کا وقفہ درمیان میں کیا کرو۔

دُوسرا اَدب یہ معلوم ہوا کہ پانی بسم اللہ سے شروع کرنا چاہئے، اور تیسرا ادب یہ کہ ختم کے بعد "الحمدللہ" کہنا چاہئے، یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آدمی کو احساس ہو کہ پانی اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔

دراصل ہوا اور پانی اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمتیں ہیں، اگر ہوا نہ ہوتی تو ایک سانس لینا بھی محال تھا، اور اگر پانی نہ ہوتا تو کوئی جاندار زندہ نہ بچتا۔ اس لئے قرآنِ کریم میں ان دونوں نعمتوں کو بار بار ذکر فرمایا ہے، کیونکہ تمام نعمتوں کی اصل انسان کی زندگی ہے اور یہ دو چیزیں (یعنی پانی اور ہوا) مدارِ زندگی ہیں، اس لئے اس حدیث میں فرمایا کہ پانی پینا شروع کرو تو بسم اللہ کہو، اور جب فارغ ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو۔

میں نے حضرتِ اقدس مولانا سیّد محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہٗ سے سنا ہے کہ حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ پانی پیتے تھے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی رحمت سے پانی کو شیریں اور پیاس بجھانے والا بنایا، اور ہمارے گناہوں کی نحوست سے اس کو کڑوا اور شور نہیں بنایا۔"

ہمارے شیخ نوراللہ مرقدہٗ "فضائلِ صدقات" میں لکھتے ہیں کہ: ابن سماک رحمہ اللہ ایک بادشاہ کے پاس گئے، پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھا، بادشاہ نے کہا کہ: مجھے کوئی نصیحت فرمادیجئے! فرمانے لگے کہ: پانی کا یہ گلاس جو آپ کے ہاتھ میں ہے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوجائے کہ یہ گلاس سلطنت کے بدلے میں مل سکتا ہے، ورنہ پیاسے رہو، تو کیا آپ سلطنت دے کر پانی لینے پر تیار ہوں گے؟ بادشاہ نے کہا: ضرور! فرمایا: اس چیز کی کیا رغبت کی جائے جس کی قیمت ایک گلاس پانی ہے...!

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

"بہز بن حکیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے میرے دادا (حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ) سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے (یعنی میرے دادا حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سب سے پہلے کس کے ساتھ حسنِ سلوک کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ! میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ! میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ! میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد؟ فرمایا: پھر اپنے باپ کے ساتھ، پھر جو زیادہ قریب ہو، پھر جو زیادہ قریب ہو۔"

مطلب یہ کہ آدمی کے حسنِ سلوک اور خدمت کے لئے مستحق سب سے پہلے اس کے والدین ہیں، اور والدین کے بعد جو شخص رشتے میں جتنا زیادہ قریب ہو وہ علی الترتیب اسی قدر حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔

عالمِ اسباب میں آدمی کے وجود کا سبب اس کے والدین ہیں، اور یہاں کی تمام نعمتوں اور راحتوں کا ذریعہ بھی والدین ہیں، یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی ہے:

"وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔"

(بنی اسرائیل:۲۳)

ترجمہ: "اور تیرے رَبّ نے حکم کردیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

☆☆......☆☆

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

سرحد کے مخدوش حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اب سے تقریباً چار سال قبل جنوبی وزیرستان، وانا میں، حکومتی رٹ قائم کرنے کے لئے ہماری فوج نے اپنے شہریوں اور مسلمان بھائیوں پر چڑھائی کی تھی اور ''وانا آپریشن'' کے نام پر اربوں کی املاک، اسلحہ، بارود، قیمتی فوجی جوان اور معصوم و پرامن شہریوں کو اس کی بھینٹ چڑھایا گیا تھا۔

اس عظیم جانی و مالی نقصان کے بعد نامعلوم ہمارے بزرجمہروں کو کیسے یہ خیال آ گیا کہ مسلمانوں کو بزور قوت فتح نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا بعد از خرابیٔ بسیار مذاکرات کی راہ اپنا کر اس لاحاصل آپریشن کو روک دیا گیا۔

اس کے ٹھیک چار سال بعد اب پھر ہماری نئی نویلی حکومت اور جمہوریت کی پٹڑی پر چڑھتی دلہن کے کان میں کسی بدبخت نے یہ افسوں پھونک دیا کہ:

''تمہارے دشمن فاٹا کی خیبر اور مہمند ایجنسی میں چھپے ہوئے ہیں، لہٰذا امریکا، برطانیہ، اسرائیل، انڈیا اور امریکی کٹھ پتلی افغان حکومت کو چھوڑ کر اپنے ان چھپے مخالفوں اور دشمنوں کا کام تمام کیجئے! ورنہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ تمہارا سہاگ اجڑ جائے۔''

اس افسوں نے ایسا تیر بہ ہدف اثر دکھایا کہ اگلے روز ہی ہمارے عزت مآب وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی صاحب نے آرمی چیف سے ملاقات کی اور پاکستانی افواج اور فورسز کو اس ''اہم مشن'' اور خطرناک محاذ پر لگا دیا۔

اے کاش! ہماری نامدار جمہوری حکومت اور اس کے بزرجمہر فاٹا کی، خیبر اور مہمند ایجنسی میں آپریشن کرنے یا اس ''جہاد'' کا علم بلند کرنے سے پہلے اس تکلیف دہ صورت حال اور گھمبیر مسئلہ پر غور و فکر کر لیتے، حالات کا جائزہ لیتے، وہاں کے عمائدین، سربرآوردہ لوگوں سے مدد لیتے، مقامی علماء سے مشاورت کرتے، صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان اور سیاسی قائدین سے بات چیت کرتے، ان کو اعتماد میں لیتے، اپنے اتحادیوں سے معاونت کی درخواست کرتی، اس بے چینی و اضطراب کی وجوہات معلوم کرتے، بغاوت پر آمادہ کرنے کے اسباب کا پتہ لگاتے، خرابی اور فساد کے منبع کا کھوج لگاتے، غرضیکہ گہرے سوچ و بچار اور باریک بینی سے جائزہ لینے کے بعد اگر آپریشن ضروری تھا تو اس کی کوئی معقول حکمت عملی وضع کی جاتی، مثلاً: شرپسند عناصر اور امن پسند شہریوں کا امتیاز کیا جاتا، شرپسند عناصر کا گھیرا تنگ کیا جاتا، تو بلاشبہ قانونی اخلاقی طور پر ان کو آپریشن کا نہ صرف جواز مہیا ہوتا، بلکہ اس طرح کم سے کم نقصان ہوتا، مقامی آبادی کو کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہوتی، اور بغاوت و بدگمانی کی فضا پیدا نہ ہوتی، مگر نامعلوم ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟ اور اس کے پس پردہ کیا اسباب و علل اور محرکات ہیں؟؟

اللہ تعالیٰ بدگمانی سے بچائے، ایسا لگتا ہے کہ یہ آپریشن بھی بیرونی آقاؤں اور خصوصاً امریکا بہادر کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہے، ورنہ کون نہیں جانتا کہ اپنی قوم اور اپنے شہریوں کے خلاف طاقت کا استعمال مسئلہ کا حل نہیں ہے، جبکہ اس سے قبل اس کا ایک تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ وانا آپریشن میں طاقت کے

استعمال سے نفع کے بجائے نقصان، محبت کے بجائے نفرت، اطاعت کی جگہ بغاوت میں اضافہ ہوا ہے، اور کیوں نہ ہوتا؟ اس لئے کہ جن لوگوں کے گھر بار، مال، اسباب اور بیوی، بچوں کو دشمنوں کی طرح بارود سے بھسم کردیا جائے، ان کو گھر سے بے گھر کردیا جائے، ان پر اپنے ملک کی زمین تنگ کردی جائے، ان کو اپنی مادر وطن میں اجنبی کردیا جائے، بتلایا جائے کہ ان کے دل و دماغ میں حکومت، فورسز اور افواج کے لئے محبت والفت کے جذبات ہوں گے یا نفرت وبغاوت کے؟

ہمارے خیال میں بلکہ ہر ذی شعور انسان اور ملک وقوم سے محبت رکھنے والے مخلص آدمی کے نزدیک حکومت کی یہ حکمت عملی ملک وقوم کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہے، کیونکہ چار سال قبل وانا آپریشن کی شکل میں بھڑکائی جانے والی آگ ابھی تک ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی کہ فاٹا آپریشن کے نام سے ایک دوسری آگ بھڑکادی گئی ہے، نہیں معلوم کہ اس کی تپش اور تباہی کا دائرہ کہاں تک وسیع ہوگا؟ خدانخواستہ کہیں ایسا تو نہیں کہ پاکستان کے بدخواہ پاکستانی فوج کو پاکستانی عوام سے لڑا کر ملکی وحدت کو نقصان پہنچانا چاہتے ہوں؟ جیسا کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ... نعوذ باللہ... پاکستان کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کرکے اس کی قوت وشوکت کو خاک میں ملانے کا پروگرام طے ہوچکا ہے، اور جن قوتوں نے یہ پروگرام طے کیا ہے، ان کے ضمیر فروش مہرے، اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرگرم ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ملک میں موجودہ افراتفری، انتشار، بے چینی، لاقانونیت، ظلم، تشدد، لوٹ، مار، قتل، غارتگری وغیرہ سب اسی پروگرام کا حصہ ہیں۔ اور انہیں ملکی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بطور جواز استعمال کیا جارہا ہے! کیونکہ جب تک کسی ملک میں ایسے ناقابل برداشت حالات نہ پیدا کردیئے جائیں، اور وہاں کی عوام کو اپنے ملک کی فوج، عدلیہ، انتظامیہ اور بیوروکریسی سے بدظن نہ کردیا جائے یا ان کے دل میں ان کی نفرت پیدا نہ کردی جائے، اس وقت تک ایسے غلیظ ثمرات و نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ پاکستان ایٹمی قوت بن چکا ہے اور اس کے دشمنوں اور مخالفین کے دلوں میں اس کی عظمت وہیبت کی دھاک بیٹھ چکی ہے، اس طرح پاکستان کو کمزور کرکے اس کے مخالفین کے دلوں سے اس کا ڈر اور خوف نکالنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے، خدا کرے یہ سوچ فکر اور افواہ غلط ہو، تاہم اگر ایسا ہے تو بلاشبہ یہ اس کی بدترین شروعات ہیں اور اس کے ثمرات ونتائج بہت ہی خطرناک ہوں گے۔

بہرحال جلدی میں شروع کئے جانے والے اس آپریشن اور چند دن پہلے حکومت اور طالبان کے مابین طے ہونے والے معاہدہ کی خلاف ورزی یا اس سے انحراف سے بھی ان شبہات کو تقویت ملتی ہے۔ نہیں تو اس کے علاوہ اس کا دوسرا کیا مقصد ہوسکتا ہے؟

بہرحال امریکا اور اس کے اتحادی انڈیا، اسرائیل اور امریکی ریاست افغانستان کو نوید ہو کہ وہ کامیاب ہوگئے اور ہم شکست کھا گئے، ان کا منصوبہ کامیاب اور ہماری حکمت عملی ناکام رہی، ہم ان کو منہ توڑ جواب دینے کی بجائے اپنے ہم وطن "باغیوں" میں الجھ گئے ہیں، اب ان کو ہم سے کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ ہم اپنے گھر کی "صفائی" اور اپنے شہریوں کی "اصلاح ومرمت" میں مصروف ہیں، لہٰذا وہ آزاد ہیں، جو چاہیں اور جہاں چاہیں پیش قدمی کریں، اور اپنے زیر التوا منصوبوں کی تکمیل کریں۔

ہماری نیک نام حکومت اور اس کے "عقل کل" بڑوں نے جو خطرناک کھیل شروع کیا ہے، جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ اگر وہ اس سے قبل وہاں کے عمائدین، بڑوں اور ارکان اسمبلی سے رائے لے لیتے تو صورت حال یقیناً اس سے مختلف ہوتی، چنانچہ نورالحق قادری رکن قومی اسمبلی این اے ۴۵، جناب وجیہہ احمد صدیقی کے فاٹا آپریشن اسباب ومضمرات اور اثرات وثمرات پر مشتمل سوالات کا جواب دیتے ہوئے بھی یہی فرماتے ہیں، ملاحظہ ہو:

س: قبائلی علاقوں میں بدامنی کی صورت حال کا آپ کے خیال میں کون ذمہ دار ہے؟

ج: اس کے پس منظر میں جائیں تو بہت لمبی کہانی شروع ہوجاتی ہے، اس کے بارے میں لوگ تو بہت جانتے ہیں، اس بدامنی کی بڑی وجہ افغانستان میں امریکی افواج کی موجودگی ہے، اس بدامنی کی بنیاد تو وہی ہے، پھر ہمارے علاقوں میں خاص کر وزیرستان میں آرمی نے اس ساری صورت حال کو اپنے کنٹرول میں رکھا ہے، اس سے نمٹا ہے اور جب بقول آرمی کے انہوں نے ان معاملات کو سلجھانے اور اس کا حل نکالنے کا سلسلہ شروع کردیا تو وہاں کے علاقے میں پولیٹیکل ایجنٹ موجود ہوتے ہیں، ان کا قبائلی عمائدین اور عوام کے ساتھ رابطہ

ہوتا ہے پھر ایف سی آر اور مقامی رسم و رواج کو ملا کر مسائل کا حل نکالا جاتا ہے لیکن فوج کے آنے کے بعد یہ سلسلہ رک گیا۔۲۰۰۲ء میں اس وقت بھی ہم پارلیمنٹ میں تھے اور حکومت کو یہی سمجھاتے رہے کہ ان معاملات میں فوج کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے اور اگر ان معاملات کو مقامی انتظامیہ پر چھوڑ دیں، ان کو ایک وقت دے دیں تو وہ کوئی حل اور طریقہ نکال لیں گے، لیکن انہوں نے ان معاملات کو درست کرنے کی ابتدا آپریشن سے کر دی اور ہمارے رسم و رواج کے مطابق، کسی قسم کی بحث و مباحثہ اور بات چیت کے حل کی طرف نہیں گئے، انہوں نے ہمارے رسم و رواج کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا، بس اس وقت سے یہ معاملہ الجھا ہوا ہے، ان معاملات میں ہم ڈائیلاگ اور بحث و مباحثہ سے اگر ابتدا کرتے ہیں تو معاملات سلجھتے ہیں، لیکن حکومت نے جب اپنے کام کا آغاز ہی غلط کیا تو اس وقت کسی نے اس کی حمایت نہیں کی تھی اور حکومت نے اس کے بارے میں کسی سے مشورہ بھی کرنے کی زحمت نہیں کی تھی، حتی کہ وہاں کے منتخب نمائندوں کو بھی نظر انداز کیا گیا تھا، نہ ارکان قومی اسمبلی سے نہ سینیٹرز سے پوچھا گیا اور فوج اپنے طریقے سے اس مسئلے کا حل نکالنا چاہتی تھی، جبکہ اس وقت یہ ساری حرکت یا تحریک صرف وانا میں تھی، جو کہ ۵ چھ کلومیٹر کے علاقے پر محیط ہے، لیکن آپریشن کے بعد یہ تحریک پھیلنا شروع ہوگئی، جس نے پورے جنوبی وزیرستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، پہلے یہ صرف وزیر علاقے میں تھی، پھر یہ پھیل کر جنوبی وزیرستان میں محسود علاقے تک پہنچ گئی، پھر شمالی وزیرستان میں یہ آگ لگ گئی اور پھر باجوڑ میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا اور پھر سوات تک پہنچ گئی اور پھر خیبر، مہمند اور پھر پشاور کے دروازے تک پہنچ گئی۔

س: اس آپریشن سے صورت حال قابو میں آئے گی یا مزید خراب ہوگی؟

ج: میرے خیال میں اگر اسی طرح آپریشن کیا گیا تو صورت حال مزید خراب ہوگی، جہاں تک طالبان کا تعلق ہے، جس کو ہماری اصطلاح میں مدرسوں کے طالب علموں کو کہا جاتا ہے، یعنی افغانستان اور تمام پختون علاقوں میں ان کو طالبان کہا جاتا ہے، لیکن ان علاقوں میں جہاں بدامنی ہوتی ہے، وہاں طالبان کے نام کو استعمال کر کے جرائم پیشہ افراد نے فائدہ اٹھایا ہے، جس میں اغوا کرنے والے بھی ہیں، اسمگلر بھی ہیں، یہ سب مل گئے ہیں اور اب طالبان کا نام اور شیلٹر یا پردہ استعمال کر رہے ہیں، اب اس صورت حال سے ان سب کو ایسا موقع مل گیا ہے، جس کی آڑ میں یہ اپنے جرائم پیشہ گروہ کو فروغ دے کر اپنے لئے محفوظ علاقے تلاش کر رہے ہیں، جب تندور گرم ہو جاتا ہے تو ہر ایک اپنی روٹی اس میں پکا کر نکالتا ہے، میرے خیال میں کچھ ایسی ہی صورت حال ہے، مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ را، یا افغان انٹیلی جنس اور خاد کی باقیات اس کام میں ملوث ہیں اور جہاں تک میں نے محسوس کیا ہے وجوہات کے بارے میں جاننے کے لئے ہماری حکومت بھی سنجیدہ نہیں ہے، وہ مسئلے کو سنجیدگی سے حل نہیں کرنا چاہتی۔

س: آپ نے خدشہ ظاہر کیا کہ یہاں بیرونی امداد کے خدشات ہیں، ان میں آپ نے را اور افغان انٹیلی جنس کا ذکر کیا لیکن افغانستان میں تو امریکا کا کنٹرول ہے؟

ج: مجھے یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں ہے کہ قبائلی علاقوں میں یہ بدامنی امریکی سرپرستی میں پھیلائی جارہی ہے، بظاہر تو وہ ہر فورم پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پاکستان کو عدم استحکام کا شکار نہیں کرنا چاہتے، لیکن اگر افغانستان کے ایجنٹ یہ کام کر رہے ہیں تو ظاہر ہے امریکی آشیرباد کے بغیر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور اگر بھارت کر رہا ہے تو بھی یہ مداخلت افغانستان کے راستے سے ہو رہی ہے، جہاں امریکی اور نیٹو افواج کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، آپ نے سنا ہوگا کہ افغانستان میں جبل السراج، مزار شریف اور پاکستان کے بالکل قریب جلال آباد میں بھارتی تربیتی مراکز ہیں جو افغان انٹیلی جنس کے لئے بنائے گئے ہیں جن میں خاد کے پرانے لوگ بھی ہیں۔ ان کے سارے انسٹرکٹر بھارت سے آئے ہیں لیکن میں یہ کہوں گا کہ ان کی مداخلت اس لئے ہو رہی ہے کہ ہماری آرمی اور انٹیلی جنس سروسز کی کوتاہیوں نے ان کو یہ

موقع فراہم کیا ہے اور بڑی حد تک ہماری فوج اور انٹیلی جنس ایجنسیاں ان مسائل کی ذمہ دار ہیں۔" (روزنامہ امت کراچی یکم جولائی ۲۰۰۸ء)

اسی طرح جمیعت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن صاحب فاٹا آپریشن کی غیر معقولیت، نقصانات اور اس پر اپنے عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اسلام آباد (ثناء نیوز) جمیعت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ فاٹا میں آپریشن پر اعتماد میں نہیں لیا گیا، حکمران اتحاد میں مشاورت کا فقدان ہے، اس حوالے سے ہم نے قبل از وقت اپنے خدشات کا اظہار کر دیا تھا، وزیر اعظم سے ملاقات میں بھی اس مسئلے کو اٹھایا گیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق منگل کو ثناء نیوز سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فاٹا میں آپریشن، طاقت کے استعمال اور فوج کی موجودگی کا معاملہ قومی اسمبلی میں اٹھایا گیا تھا، بعد ازاں وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی اس ایشو پر بات کی، حکومت پر واضح کر دیا گیا تھا کہ مسائل کو پُر امن ذرائع سے حل کیا جائے۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ حکمران اتحاد میں مشاورت کا فقدان ہے، انہوں نے کہا کہ قوم کے خلاف طاقت کا استعمال نہ کیا جائے، اپنی قوم سے مل بیٹھ کر مسائل کو حل کیا جائے، قبائلی علاقوں کے حوالے سے اس بات پر بھی غور کرنا ہوگا کہ صورت حال اور حالات نئے نہیں ہیں، حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ملک و قوم کو ان حالات کا سامنا ہے، انہوں نے کہا کہ اس معاہدے کے تحت حکمران اتحاد کا حصہ بنے تھے کہ بلوچستان، فاٹا، سوات میں فوجی آپریشن نہیں ہوں گے، انہوں نے کہا کہ حکومت اتحادیوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں پر قائم رہے، ان کی روگردانی سے حکومتیں نہیں چلتیں۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۲/جولائی ۲۰۰۸ء)

صرف یہی نہیں بلکہ ہر ذی فہم انسان اور ملک و ملت کا خیر خواہ، اس صورت حال سے پریشان و دل گرفتہ ہے اور محسوس کرتا ہے کہ اس خطرناک کھیل کے اثرات و ثمرات کچھ اچھے نظر نہیں آرہے۔ بلکہ اس کے ذریعہ دانستہ یا نادانستہ طور پر وانا، وزیرستان اور فاٹا کے لوگوں کو ملک و ملت دشمنی اور بغاوت و سرکشی کی راہ پر ڈالنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے، کیونکہ کسی علاقہ کے لوگوں کو اس قدر زچ کرنا، ان پر فوج کشی کرنا، ان کو ملک و ملت دشمن قرار دینا، انہیں باغی بنانے اور بغاوت کی راہ دکھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر یہی حال رہا تو عین ممکن ہے کہ آج نہیں تو کل وہ کھل کر یہ اعلان کر دیں گے کہ ہم اس ملک و فوج کے ساتھ نہیں چل سکتے، چنانچہ اس کا شدید اندیشہ ہے کہ جس طرح بنگالی عوام نے علیحدگی کا نعرہ لگا کر اپنے آپ کو پاکستان سے الگ کر لیا تھا، ہماری غلط پالیسیوں کی بنا پر کہیں یہ لوگ بھی ان کی راہ پر نہ چل پڑیں۔

خدارا! ملک و قوم کے مفاد میں سوچئے اور ملکی وحدت کو پارہ پارہ ہونے سے بچائیے اور ایسے ناعاقبت اندیشانہ فیصلوں اور اقدامات سے پرہیز کیجئے! اور وانا، فاٹا آپریشن کو روک کر وہاں کی عوام کے مسائل پر توجہ دیجئے! ان کے مسائل حل کیجئے! ان کی مشکلات کا احساس و ادراک کر کے ان کا تدارک کیجئے!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ماہِ رمضان کی فضیلت وعظمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔" (البقرۃ:۱۸۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ ایک بار پھر رحمتوں اور برکتوں والا مبارک مہینہ

استقبالِ رمضان

میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ

پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا

ابن عبدالحمید

رمضان المبارک

رحمتوں اور برکتوں کا موسمِ بہار

رمضان المبارک، چند روز بعد ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے، اس ماہ مبارک کی عظمت وفضیلت کے پیش نظر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجب کے شروع میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

"اے اللہ! برکت دے ہمارے لئے رجب میں اور شعبان میں اور پہنچا ہم کو رمضان تک۔" (مشکوٰۃ، ص:۱۲۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا:

"اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے، جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جس نے اس ہمدردی وغمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہیں ہوگی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں، جس سے روزہ افطار کرائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ سے یا ایک کھجور سے، یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرادیا، اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے حصہ رحمت، دوسرا حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے اور جس نے اس مہینہ میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کردیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔" (بیہقی، مشکوٰۃ)

جس نے اس مہینہ میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کردیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

اس خطبہ کے آخر میں جو فرمایا گیا ہے کہ "رمضان کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا وقت ہے" اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی فرماتے ہیں:

"اس عاجز کے نزدیک اس کی راجح اور دل کو زیادہ لگنے والی توجیہ اور تشریح یہ ہے کہ رمضان کی برکتوں سے مستفید ہونے والے بندے تین طرح کے ہوسکتے ہیں، ایک وہ اصحابِ صلاح وتقویٰ جو ہمیشہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام رکھتے ہیں اور جب کبھی ان سے کوئی خطا اور لغزش ہوجاتی ہے تو اسی وقت توبہ واستغفار سے اس کی

صفائی وتلافی کرلیتے ہیں تو ان بندوں پر تو شروع مہینہ ہی سے بلکہ اس کی پہلی رات سے اللہ کی رحمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔ دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو ایسے متقی اور پرہیزگار تو نہیں ہیں لیکن اس لحاظ سے بالکل گئے گزرے بھی نہیں ہیں، تو ایسے لوگ جب رمضان کے ابتدائی حصہ میں روزوں اور دوسرے اعمال خیر اور توبہ و استغفار کے ذریعے اپنے حال کو بہتر اور اپنے کو رحمت و مغفرت کے لائق بنالیتے ہیں تو درمیانی حصے میں ان کی مغفرت اور معافی کا فیصلہ فرمادیا جاتا ہے اور تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو اپنے نفسوں پر بہت ظلم کرچکے ہیں اور ان کا حال بڑا ابتر رہا ہے اور اپنی بداعمالیوں سے وہ گویا دوزخ کے پورے پورے مستحق ہوچکے ہیں، وہ بھی جب رمضان المبارک کے پہلے اور درمیانی حصے میں عام مسلمانوں کے ساتھ روزے رکھ کے اور توبہ و استغفار کرکے اپنی سیاہ کاریوں کی کچھ صفائی اور تلافی کرلیتے ہیں تو اخیر عشرہ میں (جو دریائے رحمت کے جوش کا عشرہ ہے) اللہ تعالیٰ دوزخ سے ان کی بھی نجات اور رہائی کا فیصلہ فرمادیتا ہے۔"

(معارف الحدیث ص:۱۰۳، ج:۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، تین شخص ں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی: ایک روزہ دار، جب زہ افطار کرے، دوسرے امام عادل، تیسرے ظلوم۔ مظلوم کی دعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے مظلوم کی دعا کے لئے کھول دیتا ہے اور فرماتا ہے: "مجھے اپنی عزت کی قسم! تیری مدد کروں گا، اگرچہ یہ مدد کچھ عرصہ کے بعد ہو۔" (ترمذی)

ایک حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک، پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: "اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔" (بیہقی، مشکوٰۃ، مجمع ص:۱۴۲، ج:۳)

> **"رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین کو طوق پہنادیے جاتے ہیں، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو۔"**

ایک دوسری حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ: "یہ رمضان آچکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین کو طوق پہنادیے جاتے ہیں، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو۔"

(مجمع الزوائد ص:۱۴۳، ج:۳)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور سرکش شیطان قید کردیے جاتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔" (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کردیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ: "اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ، اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کردیا جاتا ہے اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔" (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (مجمع الزوائد ص:۱۴۴، ج:۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے، آپؐ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی، جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے، پس

آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی وسخاوت اور نفع رسانی میں بادِ رحمت سے بھی بڑھ جاتے تھے۔ (صحیح بخاری)

فضائل روزہ:

ایک حدیث قدسی میں ہے: ابن آدم کے ہر عمل پر دس گنا ثواب دیا جاتا ہے اور ثواب کی زیادتی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بھی ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ اس حساب سے بالاتر ہے، روزہ میرے ہی لئے ہے، میں ہی اس کا ثواب بھی دوں گا، روزہ دار میرے لئے کھانا چھوڑتا ہے، پینا چھوڑتا ہے، اپنی بیوی سے علیحدہ رہتا ہے اور ہر قسم کی خواہشات کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے، روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی اور بہتر ہے، روزہ دار کی دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کرتے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ (ابن خزیمہ)

حضرت جابر بن عبداللہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ ڈھال ہے اور اس ڈھال کی وجہ سے دوزخ کی آگ سے بندہ بچایا جاتا ہے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (احمد، بیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

ایک حدیث شریف حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں، یعنی قیامت کے دن کریں گے، روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے، اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے، چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ)

روزہ چھوڑنے کا نقصان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری جیسے کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑے گا وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہوسکتی۔'' (مسند احمد، معارف الحدیث)

روزے میں گناہوں سے پرہیز:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص (روزے کی حالت میں) قول وفعل میں جھوٹ کو نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' (مشکوٰۃ، ص:۱۷۶)

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''بہت سارے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے، روزے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری رقم طراز ہیں:

''اس لئے کہ کھانا پینا جو عام حالات میں جائز اور مباح تھا، روزے کی حالت میں جب وہ ممنوع اور ناجائز ہوجاتا ہے تو گناہ... جس کا ارتکاب ہر حال میں ناجائز اور حرام تھا.... روزے کی حالت میں بطریق اولیٰ ناجائز اور حرام ہوگا۔

مگر افسوس! کہ ہم روزے کی حالت میں کھانے پینے سے تو پرہیز کرتے ہیں لیکن گناہوں اور حرام کاموں، جیسے جھوٹ، غیبت، چغل خوری، فحش گوئی، ٹی وی، سینما بینی سے باز نہیں آتے، بلکہ سخت افسوس کا مقام ہے کہ روزہ ''کاٹنے'' کے لئے ٹی وی اور سی ڈیز، ڈی وی ڈیز وغیرہ پر فلمیں دیکھنے کے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ صوفیا حضرات تو روزے میں حتی الوسع کلام کرنے سے بھی منع فرماتے ہیں، ان کے نزدیک روزہ فقط عبادت کے لئے ہے اور عبادات میں سب سے زیادہ فوقیت کلام الٰہی کی تلاوت کو ہے۔'' (بشکریہ ماہنامہ بینات، رمضان ۱۴۱۳ھ)

☆☆......☆☆

''جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔''
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

استقبال رمضان

یہ ماہ مبیں رحمتیں لے کے آیا

عبرت صدیقی

ستاروں نے فرش تجلی بچھایا
شب غم کو صبح مسرت بنایا
زمانہ منور ہوا جگمگایا
خدا کے کرم کا دلوں پہ ہے سایا
بڑے خاص انعام و اکرام لایا
یہ ماہ مبیں رحمتیں لے کے آیا

لطافت کی افراط جلووں کی کثرت
زمیں پر فلک سے اتر آئی جنت
یہ پُرکیف نظارۂ نور و نکہت
کہ محو تماشا ہے خود چشم فطرت
مہکتے ہوئے صبح و شام اللہ اللہ
یہ تطہیر ماہ تمام اللہ اللہ

یہ منظر یہ عالم عجب کیف زا ہے
کہ آنکھ میں چھن چھن کے نور آرہا ہے
نظر مست و بیخود ہے دل جھومتا ہے
لب ہر نفس پر خدا ہی خدا ہے
روش زندگی کی بدلنے لگی ہے
ہر اک سانس تقویٰ میں ڈھلنے لگی ہے

تجلی لطف نبی کھلتی ہے
ضیاء خدا دوستی کھلتی ہے
حقیقت شناس آگہی کھلتی ہے
فضا میں نئی زندگی کھلتی ہے
عبادت گزاروں کی دنیا ہے روشن
ہر اک منظر وادی دل ہے ایمن

چلو روزہ دارو بڑھو روزہ دارو
مرادوں سے دامن بھرو روزہ دارو
متاع کرم لوٹ لو روزہ دارو
خدا کہہ رہا ہے سنو روزہ دارو
بہر سمت شام و سحر ڈھونڈتی ہے
تمہیں رحمتوں کی نظر ڈھونڈتی ہے

نزول کلام مبیں کا مہینہ
عقیدت کا، حسن یقیں کا مہینہ
خدا کا، شہنشاہ دیں کا مہینہ
تمام اہل عرش و زمیں کا مہینہ
بڑی عظمت و شان ہے اس کی عبرت
یہ ماہ مبارک ہے رحمت ہی رحمت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے عرب کا بچہ بچہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا

تمہارے دلوں کو جوڑ دیا' پھر تم بھائی بھائی ہوگئے۔'' (آل عمران:۱۰۲)
مسلمانوں کے اس باہمی میل ملاپ اور محبت کو

شیرازہ کے استحکام کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ مسلمانوں میں الفت و محبت ہو اب اگر اتفاق سے ان میں اختلاف پیش آ جائے تو اس کے دور کرنے کی

علامہ سید سلیمان ندویؒ

مسلمانوں کے باہمی حقوق

اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کا دشمن تھا' ایک ایک خون کا بدلہ کئی کئی پشتوں تک جا کر لیتے تھے' اس طرح خاندانوں میں لڑائیوں کا ایک غیر منقطع سلسلہ جاری تھا اور ہر شخص اپنی جگہ پر اپنے کو ہمیشہ خطروں میں گھرا ہوا پاتا تھا اور اٹھتے بیٹھتے' سوتے جاگتے' چلتے پھرتے ہر وقت چوکنا رہتا تھا کہ کوئی اس پر حملہ نہ کر بیٹھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اپنے ساتھ خون کے رشتے سے بڑھ کر ایک اور رشتہ لائے اور وہ دین کا رشتہ تھا' جس نے مدت کے بچھڑوں کو ملا دیا' دشمنوں کو بھائی بھائی بنا دیا' اور خاندانی و قبائلی یگانگی سے بڑھ کر اسلامی برادری کی یگانگی ان کے اندر پیدا کر دی' جس نے اس طرح ان کی ہر قسم کی عداوتوں کا خاتمہ کر دیا' اور باہمی دشمنیوں کو ان کے دلوں سے ایسا بھلا دیا کہ وہ حقیقت میں بھائی بھائی ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے مسلمانو! خدا سے ڈرو' جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ تم مرو لیکن مسلمان اور خدا کی رسی سب مل کر مضبوطی سے پکڑے رہو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو اور تم اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو کہ تم دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے

اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل ظاہر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی روئے زمین کا سارا خزانہ بھی لٹا دیتا تو ان دشمنوں کو باہم ملا کر ایک نہیں کر سکتا تھا:

''اور خدا نے مسلمانوں کے دل ملا دیئے اگر تو زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتا' تب بھی تو ان کے دلوں کو ملا نہ سکتا' لیکن خدا نے ملا دیا بے شک وہ (ہر مشکل پر) غالب آنے والا اور مصلحت جاننے والا ہے۔''

تو اب مسلمانوں کو یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی قدر کریں اور سب مل کر خدا کے دین کی رسی کو جو ان کی یگانگی کا اصلی رشتہ ہے' مضبوط پکڑیں اور باہم اختلاف پیدا کر کے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائیں' کیونکہ اس رسی کی مضبوطی اسی وقت تک ہے' جب تک سب مل کر اس کو پکڑے رہیں فرمایا:

''اور اللہ اور رسول کا کہا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (کہ ایسا ہوگا تو ہمت ہار دو گے) اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔'' (انفال:۴۶)

یہی باہمی اتفاق و اتحاد و ملت اسلامیہ کی عمارت کا ستون ہے اور مسلمانوں کی جماعت کا

صورت یہ ہے کہ دونوں خدا اور رسول کے حکم کی طرف رجوع کریں:

''تو اگر تم مسلمانوں میں کسی بات میں جھگڑا ہو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔'' (نساء:۵۹)

اگر یہ جھگڑے بڑھتے بڑھتے جنگ تک پہنچ جائیں تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ جو فریق ظالم ہو سب مل کر اس سے لڑیں اور اس کو صلح پر مجبور کریں' اور جب وہ راضی ہو جائے تو عدل و انصاف سے ان میں صلح کرا دیں:

''اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو' پھر اگر ایک دوسرے پر ظلم کرے تو ظلم کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو تو اگر وہ رجوع کر لے تو ان میں عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو خدا منصفوں کو دوست رکھتا ہے' مومن تو آپس میں بھائی ہی ہیں تو اپنے دونوں بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو۔'' (حجرات:۹،۱۰)

آیت کے اخیر ٹکڑے نے بتایا کہ باہم مسلمانوں میں بھائی بھائی کا رشتہ ہے' یہ رشتہ جنگ و

خونریزی کے بعد بھی نہیں کٹتا' انہی آیتوں کے تحت میں وہ حدیث ہے' جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو' خواہ ظالم ہو یا مظلوم'' (بخاری)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کی جاسکتی ہے' لیکن اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیونکر کی جائے؟ آپ نے فرمایا: اس طرح کہ اس کے ہاتھوں کو ظلم سے روکا جائے۔

کیسا ہی بڑا سے بڑا کافر اور سخت سے سخت دشمن ہو' جس وقت اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور شریعت اسلامی کو قبول کیا وہ دفعتاً ہمارا مذہبی بھائی ہوگیا' خدا نے فرمایا:

''تو اگر یہ کافر (کفر سے) توبہ کرلیں اور نماز کھڑی کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے مذہبی بھائی ہیں'' (توبہ:۱۱)

غلام بھی اگر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجائے تو وہ اسلام کے رشتہ میں داخل ہوگیا' اگر اس کے باپ کا نام و نسب نہیں معلوم تو کوئی حرج نہیں' وہ دین کے رشتہ سے ہر مسلمان کا بھائی ہے۔ فرمایا:

''تو اگر تم ان کے باپوں کے نام نہ جانو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور علاقہ مند'' (احزاب:۵)

ایک مسلمان کسی مسلمان کو قتل کردے' تب بھی اللہ تعالیٰ مقتول کے رشتہ داروں کو قاتل کا بھائی قرار دے کر اس کے جذبہ رحم کی تحریک فرماتا ہے' ارشاد ہوتا ہے:

''تو اگر قاتل کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کردیا جائے۔''
(سورۂ بقرہ:۱۷۸)

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی غیبت حرام ہے' کیونکہ:

''کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟''

یتیموں کے مال کی دیکھ بھال اور خوبی سے اس کا انتظام کرنا' متولیوں کا فرض ہے اور اگر وہ ان کو اپنے اندر شامل کرکے نیک نیتی کے ساتھ ان کو اپنے کنبہ کا جزو بنالیں' اور ملا جلا کر خرچ کریں' تو یہ بھی درست ہے' کیونکہ یہ ان کے بھائی ہیں' جن کی خیر خواہی ان کا فرض ہے' فرمایا:

''اور اگر تم ان کو اپنے میں ملا لو تو یہ بھی جائز ہے' کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر یہ بھی حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کے حق میں دعائے خیر کریں' وہ یوں کہتے ہیں:

''اے ہمارے پروردگار ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے معاف کر۔'' (حشر:۱۰)

ایک مسلمان کے دل میں دوسرے مسلمان کی طرف سے کینہ ہونا' ایسی برائی ہے' جس کے دور کرنے کے لئے خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگنی چاہئے اور کہنا چاہئے:

''اور ہمارے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے کینہ مت رہنے دے' اے ہمارے پروردگار تو مہربان رحم والا ہے۔'' (حشر:۱۰)

مسلمانوں کی یہ صفت ہونی چاہئے کہ دوسرے مسلمان سے جھک کر ملے' اور نرمی کا برتاؤ کرے۔

''مسلمانوں سے جھکنے اور نرمی کرنے والے۔'' (مائدہ:۵۴)

مسلمانوں کی اس باہمی اخوت محبت اور مہربانی کی مزید تشریح اور تاکید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان فیض ترجمان سے یوں فرمائی ہے' مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے' محبت کرنے اور شفقت کرنے میں جسم انسانی کی طرح دیکھو گے کہ اس کے ایک عضو میں بھی تکلیف ہو تو بدن کے سارے اعضا بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: سارے مسلمان مل کر ایک آدمی کے مثل ہیں کہ اگر اس کی آنکھ بھی دکھے تو سارا بدن دکھ محسوس کرتا ہے اور اگر سر میں درد ہو تو پورا جسم تکلیف میں ہوتا ہے مقصود یہ ہے کہ امت مسلمہ ایک جسم ہے اور اس کے سارے افراد اس کے اعضاء ہیں' بدن کے ایک عضو میں بھی اگر کوئی تکلیف یا دکھ درد ہو تو سارے اعضاء اس تکلیف کو محسوس کرتے ہیں اور اس دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں' یہی مسلمانوں کا حال ہونا چاہئے کہ ان میں سے ایک کو بھی تکلیف پہنچے تو سارے مسلمانوں کو وہ تکلیف محسوس ہونی چاہئے۔

ایک دوسری تمثیل میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان باہم ایک دوسرے سے مل کر اس طرح مضبوط ہوتے ہیں' جیسے دیوار کہ اس کے ایک حصہ سے اس کا دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ یہ کہہ کر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا کہ کیسے ایک حصہ سے دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے' اس تمثیل میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس طرح دیوار کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے مل کر مضبوط ہوکر ناقابل تسخیر حصن و حصار بن جاتی ہے' اسی طرح جماعت اسلامیہ ایک قلعہ ہے' جس کی ایک ایک اینٹ ایک ایک مسلمان ہے' یہ قلعہ اسی وقت تک محفوظ ہے' جب تک اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملی ہوئی ہے جب یہ اینٹ اپنی جگہ سے کھسک جائے گی تو پوری

دیوار دھم سے زمین پر آ جائے گی۔

ایک اور موقع پر ارشاد ہوا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' نہ وہ اس پر ظلم کرے' نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے اور نہ اس کی تحقیر کرے' انسان کے لئے یہ برائی کیا کم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے' مسلمان کا ہر حصہ دوسرے مسلمان پر حرام ہے' اس کا خون' اس کا مال' اس کی آبرو' یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ ابوداؤد میں ہے کہ فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' تو وہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو اس کے دشمن کے حوالہ کرے' جو کوئی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہے گا تو خدا اس کی ضرورت پوری کرے گا' اور جو کوئی کسی مسلمان کی تنگی کو دور کرے گا تو خدا اس کے بدلہ قیامت میں اس کی تنگی کو دور فرمائے گا' اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا۔

ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جو کسی تنگدست پر آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا اور جو کسی مسلمان کا پردہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا پردہ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ فرمایا: مسلمان وہ ہے' جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں' یہ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے دوسری میں ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اچھا مسلمان کون ہے' فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں' یعنی جو مسلمان اپنے ہاتھ اور زبان سے کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچاتا وہی سب سے بہتر مسلمان ہے۔

جریر بن عبداللہ بجلی جو ایک مشہور صحابی تھے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتوں پر بیعت کی: نماز کو قائم رکھنا' زکوٰۃ دینا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔ کئی روایتوں میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا خدا کی نافرمانی (فسوق) ہے اور اس سے لڑنا (قتال) خدا کا انکار (کفر) ہے۔''

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں باہم برادری اور صلح و آشتی کا حکم دیا ہے' اب جو اس کے خلاف کرتا ہے وہ خدا کے حکم کو نہیں مانتا اور یہ ایک معنی میں خدا کا انکار ہی ہے' چنانچہ اسی لئے قرآن پاک میں مسلمان کے ناحق اور بالارادہ قتل کرنے کی سزا وہی رکھی ہے جو کافروں کے لئے مخصوص ہے۔ فرمایا: ''کسی مسلمان کو سزاوار نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو قتل کرے' الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے۔''

''اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً
قتل کرے گا' تو اس کا بدلہ دوزخ ہے' وہ
اس میں پڑا رہے گا' اور خدا اس پر خفا ہوا
اور لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب
تیار کیا۔''

حجۃ الوداع کے نہایت اہم خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے لوگوں کو چپ کرایا' پھر فرمایا: ''دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔'' ایک اور موقع پر فرمایا کہ جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں۔

جان تو بڑی چیز ہے کسی مسلمان کی آبرو کے پیچھے پڑنا بھی بڑا گناہ ہے' فرمایا: ''سب سے بڑا ربا کسی مسلمان کی آبرو کی طرف بے سبب ہاتھ بڑھانا ہے۔'' اگر کوئی مسلمان کسی ایسے مخمصہ میں گرفتار ہو' جس میں اس کی آبرو جانے کا ڈر ہو تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کے بچانے کی کوشش کرے' ارشاد ہوا جو کوئی کسی مسلمان کو کسی ایسے موقع پر بے مدد چھوڑے گا' جس میں اس کی عزت پر حرف آتا ہو اور اس کی آبرو جاتی ہو تو خدا بھی اس کو ایسی جگہ بے مدد چھوڑ دے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرے گا تو خدا بھی اس کی ایسے موقع پر مدد فرمائے گا۔

اگر دو مسلمانوں میں کسی ناراضی کے سبب سے بول چال بند ہو جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے زیادہ ایسا کرنے سے منع فرمایا' ارشاد ہوا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے' ملاقات ہو تو وہ ادھر منہ پھیر لے اور یہ ادھر منہ پھیر لے' اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے کہ جو پہلے سلام کی ابتدا کرے' ایک اور

قادیانی کی دکان سے اسلامی شعائر اتارنے کا خیر مقدم

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی کے مقرر کردہ وکیل چوہدری عبدالرزاق ایڈووکیٹ کی طرف سے جاری کردہ لیگل نوٹس پر نصیر قادیانی نے اپنی دکان الحمد سیڈ کارپوریشن واقع مغربی گیٹ غلہ منڈی سے اسلامی شعائر ہٹا لئے۔ لیگل نوٹس میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ تین دن کے اندر اندر اسلامی شعائر نہ ہٹائے گئے تو آپ کے خلاف سخت قانونی کارروائی ہوگی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد ارشاد، قاری زاہد اقبال، حافظ محمد اصغر عثمانی اور مولانا کفایت اللہ حنفی نے اسلامی شعائر اتارنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ ایسے غیر قانونی اقدامات سے گریز کیا جائے۔

طریقہ سے یہ روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: آپس میں کینہ نہ رکھو‘ حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو‘ اے خدا کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ‘ اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چالنا چھوڑ دے۔

ایک مسلمان کے لئے اس کی عزت و آبرو سے بڑھ کر معاملہ اس کے ایمان کا ہے‘ قرآن نے کہا کہ جب تم کو کوئی اپنے اظہار اسلام کے لئے سلام کرے تو اس کو یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں: مقصد یہ کہ جو کوئی اپنے کو مسلمان کہے یا وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے‘ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہے کہ تم مسلمان نہیں ایک لڑائی میں ایک صحابی نے ایک کافر کو زد میں پا کر حملہ کیا‘ اس نے فوراً کلمہ پڑھ دیا‘ مگر اس پر بھی ان صحابی نے اس کو قتل ہی کر دیا‘ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی‘ آپ نے ان کو بلا کر دریافت کیا‘ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے صرف ڈر سے کلمہ پڑھا تھا‘ آپ نے کس بلیغ انداز میں فرمایا‘ تم اس کے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ کیا کرو گے‘ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: کیا تم نے اس کا سینہ چیر کر دیکھ لیا تھا۔

ایک مرتبہ ارشاد ہوا: ”مومن کو لعنت کرنا یا اس پر کفر کی تہمت رکھنا اس کے قتل کے برابر ہے۔“ یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی کو اے کافر! کہے تو وہ کفر دو میں سے ایک پر لوٹے گا‘ یعنی اگر وہ درحقیقت کافر نہ تھا تو اس نے ایک مسلمان کو کافر کہا اور یہ خود ایک درجہ کا کفر ہے۔

جان‘ ایمان اور آبرو کے بعد مال کا درجہ ہے‘ ارشاد ہوا کہ جو کوئی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے گا تو خدا اس کے لئے دوزخ واجب اور جنت حرام کرے گا‘ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی معمولی سی چیز ہو تب بھی فرمایا‘ درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

فرمایا: ہر مسلمان پر اس کے مسلمان بھائی کے پانچ حق ہیں‘ سلام کا جواب دینا اس کے چھینکنے پر خدا تم پر رحمت کرے کہنا‘ اس کی دعوت قبول کرنا‘ بیمار ہو تو عیادت کرنا‘ اور مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ چلنا‘ یعنی یہ کم سے کم حقوق ہیں‘ جن سے دو مسلمانوں کے درمیان خوش خلقی اور حسن تعلق کا اندازہ ہوتا ہے‘ ارشاد ہوا کہ جب کوئی مسلمان اپنے بیمار بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ جب تک واپس نہ ہو جنت کی روش پر ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ایمان و اخلاص کے ساتھ کسی مسلمان کے جنازہ کے پیچھے چلتا ہے‘ یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھتا ہے اور اس کے دفن سے فراغت پاتا ہے تو اس کو ثواب کی دو رتی (قیراط) ملتی ہے‘ جن میں سے ہر رتی احد پہاڑ کے برابر ہوگی‘ یعنی یہ رتی دنیاوی پیمانہ کے حساب سے نہ ہوگی‘ بلکہ یہ اس پیمانہ سے ہوگی‘ جس کا ایک ذرہ اپنی بڑائی میں پہاڑ کا حکم رکھتا ہے۔

یہ تمام حقوق جن کے جزئیات کا احاطہ نہیں ہوسکتا‘ اس برادرانہ الفت و محبت کے فروغ ہیں‘ جن کے بغیر کسی مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا‘ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا کلمہ پڑھنے والوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا‘ جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔ الغرض ملت اسلامیہ کی جماعت کا ہر رکن دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کرے‘ جیسی وہ خود اپنے ساتھ کرتا ہے‘ اس کا نفع اپنا نفع اور اس کا نقصان اپنا نقصان سمجھے۔ ابوداؤد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان‘ مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان‘ مسلمان کا بھائی ہے‘ اس کے نقصان کو دور کرتا ہے اور اس کے پیچھے میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

دیکھئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت اسلامیہ کی عمارت کیسی مستحکم بنیادوں پر قائم فرمائی تھی‘ اگر آج بھی ان ہدایتوں پر عمل کیا جائے تو اس عمارت کی دیواریں ایسی شکستہ نہ رہیں‘ جیسی آج ہیں ہر جماعت انہی اصولوں پر دنیا میں بنی ہے اور آئندہ بھی بنے گی۔

☆☆......☆☆

اظہار تعزیت

مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری کے چچا محترم میاں محمد طیب دین پوریؒ ۲/اگست ۲۰۰۸ء بروز بدھ سراج ہسپتال خان پور میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میاں صاحب مرحوم، حضرت مولانا عبدالمنان دین پوریؒ رکن مجلس شوریٰ جمعیت علماء ہند کے صاحبزادے اور حضرت مولانا میاں سراج احمد دین پوری مدظلہ کے داماد تھے۔ زراعت کے پیشہ سے منسلک تھے، کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ اللہ کریم ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا معاملہ فرمائے۔ ان کی سیئات سے درگزر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے اپنی دعاؤں میں انہیں شریک فرمائیں۔

طارق محمود کموڈور (ر) بحریہ

سزائے موت کا خاتمہ!

تحفہ کس کے لئے ہے؟

وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے ۲۱/ جون ۲۰۰۸ء کو قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے بینظیر بھٹو کے ۵۵ ویں یوم پیدائش کی خوشی کے حوالے سے سزائے موت پانے والے قیدیوں کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ یہ ’’رحم دلی کا مظاہرہ قوم کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔‘‘

قاتلوں کو اس سزا سے بری کرنا جو انصاف کی رو سے انہیں لازمی ملنی چاہئے اور کہنا یہ قوم کے لئے تحفہ ہے! یہ ستم ظریفی کی انتہا ہے بلکہ انتہائی ستم ہے، تحفہ تو قاتلوں اور سفاک مجرموں کے لئے ہے اور ان جرائم پیشہ عناصر کے لئے ہے جنہیں سنگین جرم کرتے ہوئے کچھ خوف اور اندیشہ ہوتا تھا کہ پکڑے گئے تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے، سزائے موت اور عمر قید میں بلا مبالغہ زمین آسمان کا فرق ہے اور پھر عمر قید میں دستور کے مطابق تخفیف ہوتی رہتی ہے، کیا یہ سوچنے والی بات نہیں کہ جرائم کی سزا میں اتنی بڑی نرمی اس وقت کی جارہی ہے جبکہ قوم بدامنی کے بدترین حالات سے دوچار ہے، ڈاکو، قاتل، غارتگر، تخریب کار، اغوا برائے تاوان کے مافیا ملک میں دندناتے پھرتے ہیں، کوئی دن نہیں جاتا کہ بڑے شہروں میں ان کے ہاتھ متعدد وارداتیں نہ ہوں۔

قوم جرائم مافیا سے اپنے آپ کو بچانے میں بے بس ہے، پچھلے کچھ عرصہ سے ڈاکا زنی کی وارداتوں میں قتل بھی معمول بن گیا ہے۔ جرائم بھیانک سے بھیانک تر ہورہے ہیں۔ قوم تو چاہتی ہے ان مجرموں کو سرعام پھانسیاں دی جائیں تاکہ دوسرے عبرت پکڑیں۔ یہ حالات کا تقاضا بھی ہے لیکن قوم اور حالات کی کیفیت کو یکسر نظر انداز کرکے مجرموں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے، کیوں؟

کیا ارباب اقتدار میں دور اندیش حضرات یہ نہیں دیکھ سکتے کہ اس فیصلے کے اثرات آگے چل کر معاشرے کے لئے نہایت مہلک ثابت ہوں گے؟ پولیس کے علاوہ ہر طبقے کے باہوش افراد نے اس فیصلے کی مذمت کی ہے، پیپلز پارٹی کی حکومت نے اتنا بڑا اور نامقبول اقدام کس مجبوری یا دباؤ کے تحت کیا؟ کن دلائل کی بنیاد پر سزائے موت کے مجرموں کو یہ تحفہ دیا گیا؟ فائدہ تو اس سے مجرم خوب اٹھائیں گے لیکن یہ تحفہ جو ان کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا، انہیں ضمناً ملا ہے، اس کے لئے وہ ایک دوسری پارٹی کے ممنون احسان ہیں، یہ تحفہ دراصل نیو ورلڈ آرڈر یعنی صیہونی عالمی نظام کے مختار کاروں کے لئے ہے، آپ نے دیکھا نہیں کہ اس کا اعلان ہوتے ہی ان کی ایک نمائندہ ہزاروں میل کا ہوائی سفر طے کرکے بہ عجلت تمام یہاں آن پہنچی تاکہ فیصلہ سازوں کو بہ نفس نفیس شاباش دے اور انہیں اس فیصلے پر ڈٹے رہنے کی تاکید کرے۔

وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے، خبروں کے مطابق ۲۷/ جون کو اسلام آباد میں اقوام متحدہ کی کمشنر برائے انسانی حقوق، لوئس آربر، کو ملاقات میں اپنی حکومت کی انسانی حقوق کو بہتر بنانے کی کارکردگی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ: ’’حکومت نے موت کی سزا پانے والے ہزاروں مجرموں کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔‘‘

اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر نے کہا: ’’وزیر اعظم نے انسانی حقوق کے معاملات میں جو تیز فہمی دکھائی ہے اور ملک میں انسانی حقوق کی بہتری کے لئے جو ٹھوس اقدامات کئے ہیں، خصوصاً سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کا فیصلہ، وہ نہایت حوصلہ افزا ہیں۔‘‘

اقوام متحدہ کا ادارہ وزانسٹ انٹرنیشنل جیوری یعنی عالمی صیہونی ٹولی کے نیٹ ورک کا حصہ ہے، بالکل اسی طرح جیسے آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، ایشین ڈویلپمنٹ بینک، ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن وغیرہ صیہونی نیٹ ورک کے اجزاء ہیں، پچھلے کچھ عرصے سے مغربی میڈیا مختلف انداز سے بار بار دنیا کو بتارہا ہے کہ امریکا میں تمام پالیسی سازی اسرائیل/صیہونی لابی کے ہاتھوں میں ہے۔ دراصل یہی صورت حال دیگر تمام مغربی ممالک اور اقوام متحدہ میں ہے، ان تمام ممالک اور اداروں میں جن پالیسیوں پر عمل ہورہا ہے وہ صیہونی ٹولی کے اغراض ومقاصد کے لئے ہیں۔ حقوق انسانی کی بہتری کی پالیسی جس میں سزائے موت کو ختم کرنے کا مشن ہے بہت بڑا ڈھونگ ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ صیہونی یہود تو فطرتاً نہایت بے رحم اور سنگ دل ہیں، ان کی اس خصلت کا ذکر بائبل اور قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے، بلکہ صیہونی یہود کے اپنے تراشے ہوئے مذہبی لٹریچر میں ایسی ہدایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے وہ لوگوں کے جان ومال کے غصب کرنے والے اور ان کے خون کے پیاسے ہیں، انہیں اپنی سخت دلی

پہ ناز ہے، اس کا مظاہرہ وہ لگاتار کرتے آرہے ہیں تاکہ کسی کو اس میں شک نہ رہے۔ گزشتہ ۶۰ سال سے اسرائیل جو ہولناک مظالم فلسطینیوں پر کررہے ہیں اس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔

ایسی ظالمانہ فطرت رکھنے والے سزائے موت کے خاتمہ کے لئے کیوں کوشاں ہیں! ملک کے دینی حلقوں اور اسلامی نظریات کے حامل وکلاء و دانشوروں اور دیگر لوگوں کا کہنا ہے کہ اس مہم کے پیچھے بڑا مقصد توہین رسالت کے قانون کو، جس کے مطابق توہین رسالت کے مرتکب کی سزا موت ہے، ختم کروانا ہے۔ اگر سزائے موت قانوناً ختم کردی جاتی ہے تو توہین رسالت کا قانون بے اثر ہوجائے گا، یہ بات بھی صحیح ہے۔ مغربی ممالک، اقوام متحدہ کے مختلف ادارے اور صیہونی ٹولے کے مقامی گماشتے قانون توہین رسالت کو ختم کرنے کا مطالبہ برملا بھی کرتے رہتے ہیں، لیکن صیہونی ٹولی نے سزائے موت ختم کرانے کی مہم تمام دنیا میں چلائی ہوئی ہے، اگرچہ مہم کا زیادہ زور اسلامی جمہوریہ پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک میں ہے، دنیا کے کئی ممالک نے اس دباؤ کی وجہ سے سزائے موت کو اپنے قانون سے نکال دیا ہے، شاید کچھ لوگ اس بات سے آگاہ ہوں کہ یورپین یونین نے ترکی کو اپنی فیڈریشن میں شامل کرنے کے لئے جن شرائط کو پورا کرنے کا پابند کیا ہوا ہے ان میں ایک شرط سزائے موت کو قانوناً ممنوع قرار دینا ہے۔

صیہونی یہود کی ہر اسکیم کے پیچھے کئی فتنہ انگیز مقاصد ہوتے ہیں، سزائے موت کے ختم ہونے سے ہر جگہ بدامنی بڑھے گی، جرائم کرنے والے زیادہ نڈر ہوں گے اور سنگین جرائم قتل اغواء وغیرہ بہت بڑھیں گے، برائیوں کو فروغ دینا صیہونی فتنہ گروں کی اپنی منشاء ہے اور ان کے مہا منصوبے کے عین مطابق ہے، لیکن سزائے موت کو ختم کروانے کی بنیادی وجہ صرف ایک ہے، قرآن کی نفی کرنا۔

صیہونی ٹولی کا عزم ہے کہ اس کے ورلڈ آرڈر میں تمام اقدار، نظریات، کاروبار، رسم و رواج، تعلیم و تربیت، سیاست، معیشت، طرز زندگی سب قرآن کے خلاف ہو اور صیہونیت کے نظریہ حیات کے مطابق ہو، کرہ ارض کو کنٹرول میں لینے کے لئے صیہونی ٹولی نے جو مہا منصوبہ بنایا ہوا ہے اس کا سب سے بڑا ہدف قرآن مجید اور پیغمبر اسلامؐ کی ذات مبارک ہے، اس کا گمان ہے کہ ان میں سے کسی ایک پر بھی ضرب لگاؤ تو دوسری حقیقت پر بھی ضرب پہنچے گی، اسے معلوم ہے کہ اسلام کا ڈھانچہ ان دو ستونوں پر کھڑا ہے، سالہا سال سے صیہونی باقاعدہ منصوبہ بندی سے، مکر و فریب کی چالوں اور فتنوں سے مسلم دنیا میں قرآن و سنت کی تعلیمات میں گہری تخریب کاری کررہے ہیں، ستم یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے مقتدر طبقات کو فریب زدہ بنا کے ان کے ہاتھوں سے قرآن و سنت کی نفی کروا رہے ہیں، کیا اس کی آپ صرف ایک مثال دیکھتے ہیں؟ کیا اس کی مثالیں جا بجا دکھائی نہیں دیتیں؟

آج سے ۲۰ سال پہلے جب لوگوں کو صیہونی فتنوں اور اسکیموں سے آگاہ کیا جاتا تھا تو اکثر لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ منصوبے ہی ہیں، دوسرے اسے قیاس آرائی سمجھتے تھے، حالانکہ شواہد ان کے سامنے رکھے جاتے تھے، ان پہ غور و فکر کرنے اور مقابلے کے اقدامات کرنے کے لئے کوئی با اختیار اور با وسائل افراد یا حلقے اور ان میں حکومتی، فوجی، دینی اور سیاسی حلقے شامل ہیں، تیار نہ تھے۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کی واردات کے بعد سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف فتنوں کی جو یلغار اٹھی ہوئی ہے اس سے ہر کوئی آگاہ ہے لیکن اس حقیقت سے بہت کم لوگ واقف ہیں کہ اس واردات کی خالق صیہونی ٹولی ہے اور موجودہ اور آنے والے فتنوں کا طوفان پلان شدہ ہے، یہ سب مہا منصوبے کا حصہ ہے، اس طاغوتی منصوبے کا جامع خاکہ صیہونی پروٹوکولز میں درج ہے، اس انوکھی دستاویز کا انکشاف ۲۰ویں صدی کے آغاز میں ہوا۔

قرآن مجید پر قدرے گہری نظر رکھنے والا انسان پروٹوکولز کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے حیران ہوجاتا ہے! پروٹوکولز قرآن مجید کے سامنے رکھ کے اس طرح لکھے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدود اور اس کے قانون کو توڑا جائے اور تمام برائیاں اور شیطانی کام جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، بنی نوع انسان سے کرائے جائیں، اس کے علاوہ صیہونیوں نے قرآن میں نظم و نسق، عزم و ارادہ جنگی قوت اور تدابیر، لوگوں پر اثر انداز ہونے اور حکمت سے کام کرنے کے جو اعلیٰ اصول بتائے گئے ہیں وہ خود اختیار کرلئے ہیں اور اپنے مہا منصوبے میں ایسی اسکیمیں بنائی ہیں کہ مسلمان انہیں اختیار نہ کرسکیں۔

صیہونی ایجنڈے کے کئی پروگرام پاکستان اور دیگر مسلم ممالک میں مسلط ہوچکے ہیں، کئی ہو رہے ہیں اور باقی آنے والے ہیں، انہیں روکنا اور ان کا خاتمہ کرنا اشد ضروری ہے، سزائے موت کے خاتمہ کے خلاف تمام مکاتب فکر کے علماء، اور دانشوروں کا ایک جیسا موقف اختیار کرنا خوش آئند بات ہے، ایک متحدہ محاذ بننا چاہئے تاکہ یہ اور دوسرے صیہونی پروگرام ہمارے ملک میں نافذ نہ ہوسکیں، اس مقصد کے لئے تمام طریقے اور تدابیر استعمال کی جانی چاہئیں لیکن سب حکمت کے ساتھ پھر انشاء اللہ ربانی مدد بھی شامل ہوگی۔

☆☆..........☆☆

مولانا محمد ایوب سورتی قاسمی، باٹلی، برطانیہ

اسلافِ امت کی ایک یادگار شخصیت

آج آنکھیں ہو رہی ہیں کس کے غم میں اشکبار
اور دل کرتا ہے کس کی یاد میں آہ و بکا
آہ وہ شیخ طریقت رہنمائے راہ حق
جس نے دور افتادہ بندوں کو دیا رب سے ملا
میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو رہ پہ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا
میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا میں تو اس قابل نہ تھا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد و صلوٰۃ! ناچیز خادم نہ بڑا مصنف ہے نہ ہی مضمون نگاری کا سلیقہ رکھتا ہے، مگر احباب کے اصرار پر اپنے مرشد کامل کے اوصاف حمیدہ کے متعلق کچھ باتیں اور یادیں رقم کر رہا ہوں:

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

میرے محسن، کرم فرما، یادگار سلف، شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ سید نفیس الحسینی سیالکوٹی ثم لاہوری نور اللہ مرقدہ (اللہ تعالیٰ ان کے جملہ حسنات کو قبول فرما کر انہیں اپنی شایان شان اجر عظیم عطا فرمائے، آمین) نے بھی منگل کی شب بوقت نماز تہجد ۲۶/محرم الحرام ۱۴۲۹ھ مطابق ۵/ فروری ۲۰۰۸ء کو داغ مفارقت دے کر بارگاہ ایزدی میں باریابی حاصل فرمائی۔ حضرت والاؒ بڑی جامع شخصیت اور گوناگوں ظاہری و باطنی اوصاف و کمالات کے حامل تھے، منجملہ ان میں سے جن کا اس ننگ پانے مشاہدہ کیا، ایک یہ کہ: بڑوں سے نسبتوں کی قدر و احترام حضرت کے دل میں بہت ہی تھا۔

نسبت کا احترام

ناچیز خادم ۱۹۵۷ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوا، ۱۹۶۲ء میں تکمیل ہوئی، اس دوران کم و بیش چار رمضان المبارک وقت کے جنید و جیلانی قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی خدمت و معیت میں رائے پور اور بہٹ ہاؤس سہارنپور میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی الحمدللہ علیٰ ذالک، میرے کرم فرما سیدنا حضرت شاہ سید نفیس الحسینی کو جب اس نسبت کا علم ہوا تو سفر و حضر، در اقدس اور خانقاہ مبارک میں مجھے نیچے فرش زمیں پر بیٹھنے نہیں دیا، چار پائی پر یا پھر مجالس ذکر وغیرہ میں بھی لکڑی کی چھوٹی سی موبائل چوکی بنی ہوئی تھی، اسی پر بٹھاتے رہے، حضرت شاہ صاحب سے نسبت ہونے کے بعد اس خادم کو رمضان المبارک میں کئی مرتبہ اپنے لڑکوں کے ساتھ لاہور حضرت والا کی خدمت میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی حضرت والا کو صاحب کشف و ادراک ہونے کی وجہ سے یہ علم تھا کہ اس کشکول میں کچھ نہیں خالی خول ہے۔

مگر قربان جائیں میرے محسن کرم فرما نے مجھے نہیں دیکھا بلکہ اس سیاہ کار کی نسبت جو اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے بیعت، صحبت و معیت کی تھی، بس اس نسبت کا حضرت شاہ صاحبؒ نے احترام فرمایا، یہ کوئی معمولی بات نہیں، بہت سوں کی نظریں اس طرف نہیں جاتیں، اگر جاتی تو دیکھتے ہیں کہ اس میں کچھ ہے بھی کہ نہیں، اگر ہے تو کچھ احترام کر لیا، ورنہ اللہ اللہ، مگر یہاں تو حضرت والا کی شان ہی کچھ اور تھی، ہمیں حضرت والاؒ کی حیات طیبہ اور اخلاق حسنہ میں سے ایک یہ نصیحت اور سبق بھی حاصل کرنا ہے کہ ہمارے پیر و مرشد نے اپنے بڑوں کی نسبت کا پاس و احترام فرمایا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلاف امت کے نقش قدم پر

دوسری ایک صفت عظیمہ اور کمال کا مشاہدہ ہوا وہ یہ کہ حضرت والا جوانی سے لے کر بڑھاپے اور وصال مبارک تک سفر و حضر سب جگہ اپنے روحانی معمولات ہمیشہ ادا فرماتے رہے، خاص کر ذکر بالجہر کو ناغہ نہ ہونے دیتے تھے۔ میں نے دیکھا حضرت والا ختم نبوت کے سلسلہ میں جب برطانیہ (یوکے) تشریف لاتے تو برمنگھم، نوٹنگھم، باٹلی، ڈیوزبری، غریب خانہ وغیرہ پر سب جگہ پابندی کے ساتھ ذکر بالجہر کی مجالس و معمولات پر برابر عمل پیرا رہے، ذاکرین میں سے کوئی ہو یا نہ ہو، چاہے اکیلے ہی ہوں، اپنے وقت پر ذکر بالجہر ضرور شروع فرما دیتے تھے اور یہ ہمارے جتنے بڑے مستند و مقبول اہل اللہ اور اکابرین ماضی قریب و بعید میں گزرے ہیں وہ سب برابر اس پر عمل پیرا رہے ہیں، تادم آخر ذکر اللہ پر مداومت خلوت و جلوت میں ہمیشہ فرماتے رہے، قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث (مولانا محمد زکریا

کاندھلویؒ) کے مجاز حضرت مولانا یوسف متالا مدظلہ نے ابھی یوکے سے حضرت شیخ کے مکتوبات تین جلدوں میں بنام ''محبت نامے'' شائع کئے ہیں، اس کی دوسری جلد صفحہ ۱۲۸ پر لکھا ہوا ایک مکتوب یہاں نقل کرتا چلوں:

نسبتوں میں کمی ہوتی رہتی ہے

حضرت شیخ الحدیثؒ تحریر فرماتے ہیں:

''میں نے کئی رمضانوں میں کئی مواقع پر اپنے متعلقین سے کہا: میرے پیارو! اجازت وخلافت یہ تو مدرسہ کی سند فراغت کی طرح ہے، اس کے بعد اگر بہت جدوجہد سے اس کو مستحکم اور جمانے کی اور بڑھانے کی کوشش کی جائے تو وہ نسبت باقی رہتی ہے بلکہ ترقی کرتی رہتی ہے، ورنہ اس میں ضعف بڑھتا چلا جاتا ہے، اس سلسلہ میں تم نے سنا ہوگا حضرت تھانوی قدس سرہ کے یہاں ہر سال کے ختم پر ایک ضمیمہ وصایا لکھا جاتا تھا اور وہ وہاں کے ماہنامہ ''النور'' میں شائع ہوتا تھا، اس میں تقریباً ایک دو کی اجازت وخلافت اس وجہ سے منسوخ کی جاتی تھی کہ وہ دوسرے کام میں لگ گئے یا یہ کہ ان کے حالات کی اب مجھے تفاصیل معلوم نہیں وغیرہ، اسی وجہ سے میں (حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحبؒ) نے اپنے دوستوں (ذاکرین ومجازین وغیرہ) کو اس کی بار بار تاکید بھی کی اور میرے سب اکابر کا معمول رہا کہ وہ صرف اجازت یافتہ نہیں بلکہ شیخ المشائخ ہونے کے باوجود زندگی بھر روزانہ ایک دو گھنٹہ نہایت یکسوئی کے ساتھ مراقبہ ذکر اور معمولات وغیرہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمدؒ گنگوہی، عارف باللہ حضرت مولانا خلیل احمدؒ محدث سہارنپوری، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت شاہ عبدالرحیمؒ رائے پوری، قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری اور اپنے چچا جان حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ (دہلی تبلیغی مرکز) نور اللہ مرقدہم وغیرہ کو تو خوب دیکھا یہ اور ہمارے اس قسم کے دیگر بہت سے اکابر ومشائخ، علم ومعرفت اور قرب خداوندی کے بڑے بڑے مراتب عالیہ پر فائز ہونے کے باوجود ہمیشہ وصال تک اپنے معمولات، مراقبہ ذکر و اذکار وغیرہ پابندی کے ساتھ ادا فرماتے رہے، اس لئے ہمیں بھی یہ طریقہ اختیار کئے رہنا چاہئے ورنہ نسبت کے کالعدم ہوجانے کا خطرہ رہے گا۔''

اب آگے اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں ایک واقعہ جو اپنے سینہ میں امانت ہے چونکہ اسے سنے ہوئے آج پینتیس سال ہورہے ہیں، اس کا پورا مفہوم تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں، وہ یہ ہے:

زمانے کے دوغوث وقطب کا باہم مل کر علماء کرام کے لئے زاروقطار سسکیاں لے کر رونا

مجدد ملت حضرت تھانویؒ کے منظور نظر ومقبول خلیفہ عارف باللہ حضرت شیخ سید مسیح اللہ خان صاحبؒ جلال آبادی اکابرین دیوبند میں سب سے پہلے ۱۹۷۱ء میں برطانیہ تشریف لائے اور کم وبیش تین ماہ غریب خانہ پر قیام فرما کر پورے یوکے میں دورہ فرماتے رہے، حضرت شیخ سیدنا مسیح اللہ خانؒ نے غریب خانہ پر ایک خصوصی مجلس میں ذکر اللہ کی اہمیت کے سلسلہ میں واقعہ سنایا:

''شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی دہلی تبلیغی مرکز پر آمد ورفت رہتی تھی، سہارنپور سے بائی روڈ راستہ جلال آباد حضرت مسیح الامت کے دارالعلوم کے قریب سے ہوتا ہوا گزرتا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ حضرت مسیح الامتؒ سے مل لیا کرتے تھے، اسی طرح ایک مرتبہ واپسی پر جلال آباد حضرت مسیح الامتؒ کے گھر کے دروازہ تک تشریف لائے، باہر کسی طالب علم سے پوچھا کہ حضرت کا اس وقت کیا معمول ہے؟ تو طلباء نے عرض کیا کہ حضرت کا اس وقت آرام کا وقت ہے، بس یہ سن کر حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ حضرت کی چوکھٹ سے یہ فرماتے ہوئے واپس تشریف لے گئے کہ بزرگوں کے آرام میں خلل ڈالنا مناسب نہیں، (دیکھا: قطب الاقطاب نے حضرت مسیح الامت کا کتنا ادب و احترام فرمایا، اصل میں ایسے اخلاق کریمہ کو ہمیں اختیار کرنے کی ضرورت ہے، خیر) حضرت مسیح الامت کو جب مذکورہ واقعہ کا علم ہوا تو طلبا کو بلا کر یہ فرماتے ہوئے انہیں تنبیہ فرمائی کہ تم نے حضرت کو ویسے ہی کیوں جانے دیا؟ وہ ہمارے بڑے ہیں، مجھے جگا دیا ہوتا، خیر یہ واقعہ سنا کر حضرت مسیح الامتؒ نے فرمایا کہ اس کے تدارک کے لئے دو چار دن کے بعد میں خود سہارنپور حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں گیا، حضرت نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا: ضیافت کے بعد مجلس میں جتنے مہمان وخدام وغیرہ تھے، ان سب کو حضرت شیخ نے مصافحہ کے بعد مہمان خانہ سے روانہ کر دیا، حضرت مسیح الامتؒ نے فرمایا کہ حضرت شیخ نے اپنے مخصوص خادم کو بھی وہاں سے ہٹا دیا، کمرہ میں صرف ہم دو ہی رہ گئے، تیسرا اور کوئی نہ رہا، پھر حضرت شیخ الحدیثؒ نے رونا شروع فرمایا، حضرت مسیح الامتؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اتنا روئے کہ آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی، دیر تک سسکیاں لیتے رہے، انہیں دیکھ کر

حضرت جلال آبادیؒ نے فرمایا کہ مجھے بھی رونا آ گیا اور میں بھی حضرت کے ساتھ روتا رہا، پھر حضرت مسیح الامتؒ نے حضرت شیخؒ نے دریافت فرمایا کہ حضرت! آپ اتنا زیادہ کیوں رو رہے ہیں؟ خدانخواستہ اگر کسی مرض، بیماری، پریشانی یا قرض وغیرہ میں سے کچھ ہو تو فرمایئے یہ خادم ہر ممکن آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے، فرمایئے تو صحیح آخر اتنا زیادہ کیوں رو رہے ہیں؟ جب مسیح الامتؒ نے یہ عرض کیا تو جواب میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے فرمایا: میرے کرم فرما! آپ نے جن جن چیزوں کے متعلق فرمایا، ان میں سے کسی قسم کی مجھے ضرورت و پریشانی نہیں ہے، ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے وافر دے رکھی ہیں۔ حضرت! میرا غم اور رونا اس وجہ سے ہے کہ ہمارے اپنے زمانہ ۱۹۵۰ء تک ہمارے دارالعلوم و مدارس دینیہ میں پہلے سے ایک معمول چلا آ رہا تھا، دارالعلوم سے فارغ ہونے والے طلبا (علماء کرام) درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد خانقاہوں میں جا کر اہل اللہ سے جب تک اپنی اصلاح و تربیت حاصل کر کے اخلاق ذمیمہ، حب جاہ و مال وغیرہ کی اصلاح کرا کر، اخلاص و اوصاف حمیدہ وغیرہ حاصل نہیں کر لیتے تھے اس وقت تک نہ تو وہ درس و تدریس شروع فرماتے تھے، نہ ہی دین و دنیا کے کسی قسم کے دیگر مشاغل میں مشغول ہوتے تھے۔

مگر آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ فراغت کے بعد بجائے خانقاہوں کے سیدھے مساجد و مدارس وغیرہ میں چلے جاتے ہیں، فراغت کے بعد اصلاح و تزکیہ اور اخلاص کے بغیر جب عربی مدارس یا دینی کسی شعبے میں لگ جائیں گے تو پھر ایسے لوگوں سے بسا اوقات امت میں اختلافات، فتنے وغیرہ ہونے کے خدشات زیادہ نظر آ رہے ہیں تو ایسے وقت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا سہارا اور پناہ گاہ کون بنے گا؟"

اس قسم کی وجوہات بیان فرمانے کے بعد حضرت شیخ الحدیثؒ نے امت مسلمہ اور علماء کے غم میں پھر رونا شروع فرمادیا۔

حقیقت حال تو ایسی ہی ہے

سیدنا مسیح الامتؒ نے فرمایا: حقیقت حال تو یہی تھی جو حضرت شیخؒ نے فرمائی یعنی فراغت کے بعد اپنی اصلاحی فکر تو بہت ہی کم علماء فرماتے ہیں، مگر حضرت شیخؒ کے غم کو کم کرنے اور تسلی دینے کے لئے حضرت جلال آبادیؒ نے فرمایا کہ: "حضرت! شاید آپ کو علم نہ ہو، ایسا نہیں ہے بلکہ دارالعلوم دیوبند و دیگر مدارس عربیہ سے فارغ ہونے والے علماء کرام بہت سی جگہ مختلف خانقاہوں اور اہل اللہ کی خدمت میں اب بھی جاتے رہتے ہیں، جلال آباد میرے پاس بھی آتے ہیں۔" اس قسم کی تسلی بخش باتیں حضرت مسیح الامتؒ نے جب حضرت شیخؒ سے فرمائیں تب حضرت شیخ الحدیثؒ کو اطمینان ہوا، پھر رونا بند فرمایا۔ (مذکورہ بالا پورا واقعہ حضرت شیخ مسیح الامتؒ نے انگلینڈ شہر باٹلی میں ناچیز خادم کے گھر خصوصی مجلس میں سنایا تھا)

ہمارے اکابرین کی دور اندیشی، امت کے مسلمانوں کی فکر، جدید علماء کرام کی خانقاہوں اور اپنی اصلاح کی طرف سے بے توجہی وغیرہ پر کتنا صدمہ غم اور کڑھن بزرگوں کو تھی، اس کا اندازہ مذکورہ واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

اس وقت کے مدارس عربیہ کے ذمہ داران، خاص کر حضرات مشائخ، مہتمم صاحبان اور شیخ الحدیث صاحبان وغیرہ سے بصد احترام مودبانہ گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے مدارس کے منتہی طلباء اور حضرات مدرسین وغیرہ کو مخلصانہ محبت بھرے مشفقانہ انداز میں اس طرف وقتاً فوقتاً پند و نصائح کے ذریعہ توجہ دلاتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اثرات ضرور ہوں گے اور دیر سویر اس کے خوشگوار نتائج بھی برآمد ہوں گے، اللہ تعالیٰ اس طرف توجہ کرنے کی ذمہ داروں کو توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

حضرت نفیس شاہؒ سے تعلق کی ابتدا

اصل بات فنافی الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، غم خوار امت، پیر و مرشد سیدنا شاہ نفیس نور اللہ مرقدہ کی ذکر بالجہر پر مداومت کی لکھ رہا تھا، درمیان میں اس کی تائید میں حضرت شیخ الحدیثؒ کی بات زیر قلم آ گئی، اب آگے مرشد کامل حضرت والا سے ناچیز خادم کے تعلقات کی ابتدا وغیرہ کے متعلق کچھ باتیں لکھتا چلوں:

حضرت والا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع شیخ کی نسبت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قافلہ کے ہمراہ پاکستان سے برطانیہ کئی مرتبہ تشریف لائے، جب پہلی مرتبہ یہاں تشریف لائے اس کا علم حضرت مولانا یوسف متالا مدظلہ (مجاز بیعت حضرت شیخ الحدیث بانی دارالعلوم ڈیوز بری) کو ہوا تو انہوں نے بنات کے دارالعلوم (شہر بریڈفورڈ) کے شیخ الحدیث حضرت مولانا اسمٰعیل رانجہ صاحب مدظلہ (مقیم باٹلی) سے فرمایا کہ: "حضرت شاہ سید نفیس صاحب جو حضرت اقدس رائے پوریؒ کے اجل خلفاء و مشائخ میں سے ہیں، ان کا سفر جب ریڈفورڈ وغیرہ میں ہو تو وہاں سے حضرت شاہ صاحب کو دعوت دے کر اپنے ہاں لے آنا۔"

چنانچہ وہ حضرت شاہ صاحب کو اپنے ہاں لے آئے اور مولانا اسمٰعیل رانجہ صاحب مدظلہ کو حضرت اقدس رائے پوریؒ کے ساتھ میرے تعلقات کا علم پہلے سے تھا، اس نسبت سے مولانا نے مجھے بھی رات کے کھانے میں شریک فرمالیا، یہ میری پہلی ملاقات تھی حضرت شاہ صاحبؒ نے اس دیار غیر میں اس ملاقات و تعارف پر بڑی خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا، مزید یہ فرمایا کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے آپ کو رمضان المبارک اور دیگر مواقع میں رائے پور میں دیکھا ہے، کھانے سے فارغ ہو کر دیر تک رائے پوری خانقاہ کی پرانی یادیں مزہ لے لے کر سنتے سناتے رہے۔ اس

دوران ناچیز خادم نے قطب الارشاد سیدنا حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے مقام ارفع کا ایک واقعہ حضرت شاہ صاحب کو سنایا جسے سن کر خوشی میں حضرت آبدیدہ ہوگئے۔ قارئین کے علم کے لئے اسے بھی یہاں رقم کرتا چلوں:

حضرت اقدس رائے پوریؒ کی روحانیت کا یہ عالم

فقیہ الامت مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے (ملفوظات فقیہ الامت) میں یہ واقعہ لکھا ہوا ہے:

”حضرت مفتی صاحبؒ نے فرمایا: سہارنپور حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے در اقدس پر مجلس ہو رہی تھی، اس میں حضرت اقدس رائے پوریؒ بھی تشریف فرما تھے، اس دوران شہر سہارنپور سے ایک رئیس مسلمان وہاں آئے اور حضرت اقدس رائے پوری سے عرض کیا کہ: حضرت! میرا لڑکا انگریزی کی فلاں قسم کی بڑی ڈگری حاصل کرنے کے سلسلے میں تعلیم لے رہا ہے، ہزاروں روپے اس کے لئے خرچ کئے ہیں، اس کا آخری امتحان بالکل قریب ہے، اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

یہ سنتے ہی حضرت نے فرمایا: بھائی اولادوں کے حق میں والدین کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہیں، تم ہی اس کے لئے دعا کرتے رہو، یہ سن کر وہ خاموش ہوگیا، تھوڑی دیر کے بعد پھر اس نے حضرت سے دعا کے لئے عرض کیا، حضرت نے پھر وہی جواب دیا، وہ پھر خاموش ہوگیا، کچھ دیر کے بعد اس رئیس آدمی نے تیسری مرتبہ بڑی لجاجت و عاجزی کرتے ہوئے کامیابی کی دعا کے لئے عرض کیا، تو اس وقت حضرت اقدس رائے پوریؒ نے انہیں برجستہ یہ جواب ارشاد فرمایا: بھائی! جس لڑکے کا لوح محفوظ میں فیل ہونا لکھ دیا گیا ہو، عبدالقادر کی دعا اس کے لئے کیا اثر کرسکتی ہے؟“

حضرت اقدس رائے پوری کے اس ارشاد گرامی سے صرف اسے نہیں بلکہ پوری مجلس پر ایک سکتہ سا طاری ہوگیا، فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسنؒ فرماتے ہیں کہ: میں بھی حیران، گویا کہ حضرت اقدس فرش زمین پر بیٹھے ہوئے عرش بریں پر لوح محفوظ میں لکھا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر فرما رہے ہیں۔

خیر وہ رئیس تو خاموشی کے ساتھ چلا گیا، حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں: میں بھی آہستہ سے مجلس سے اٹھ کر باہر گیا، اس رئیس صاحب سے ان کا نام، پتہ اور لڑکے کی امتحان کی تاریخ معلوم کرلی پھر امتحان ختم ہونے کے دس بارہ دن کے بعد میں ان کے گھر گیا لڑکے کے والد سے پوچھا: لڑکا آگیا؟ بولے جی ہاں آگیا! پھر پوچھا، رزلٹ کیا آیا؟ تو اس نے کہا کہ: حضرت وہ تو امتحان میں فیل ہوگیا۔ یہ سن کر حضرت مفتی محمود حسنؒ کو یقین ہوگیا کہ قطب الارشاد حضرت اقدس رائے پوریؒ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند و ارفع مقام عطا فرمایا تھا کہ بسا اوقات بہت سی چیزیں منجانب اللہ منکشف فرمادیتے، جس کی وجہ سے مشاہدہ فرمایا کرتے تھے الحمدللہ! ایسے مقبولان الٰہی کی تین چار سال رمضان المبارک میں جوتیاں سیدھی کرنے کی اس سیاہ کار کو بھی سعادت نصیب ہوئی ہے، جب یہ واقعہ مرشد کامل سیدنا شاہ نفیس الحسینیؒ نے سنا تو ایسے شیخ کامل دستیاب ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ادا فرماتے ہوئے خوشی میں آبدیدہ ہوگئے۔

ایسے بلند و ارفع مقامات پر فائز المرامی بفضلہ تعالیٰ ہمارے اکابرین دیوبند میں سے بہت سوں کو نصیب ہوئی، مگر یہ اتباع سنت، امت کے مسلمانوں کے ساتھ مخلصانہ غمخواری، ہمدردی، خدمت خلق اور زندگی بھر تادم آخر مجوزہ معمولات، استغفار، تلاوت، مراقبہ، ذکر اللہ اور دعا وغیرہ پر استقامت، پختگی اور جم کر مداومت کرتے رہنے سے نصیب ہوئی ہے، اس لئے جملہ ذاکرین خصوصاً اہل اللہ کی طرف منسوب حضرات مجازین تو معمولات اکابر کو ہمیشہ ہر حالت میں اپنے لئے حرز جاں بنائے رکھیں۔

اب بھی ایسی باکمال ہستیاں موجود ہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا اسمٰعیل رنجہ صاحب کے ہاں رات مذکورہ واقعہ سنانے کے بعد اجازت لے کر میں اپنے گھر چلا آیا، مگر ہاں سلسلہ کے متوسلین کے لئے اتنا عرض کرتا چلوں کہ حضرت اقدس رائے پوریؒ کے مجازین میں اب تو بہت ہی کم ہوں گے، میری اپنی تحقیق کے مطابق قطب الارشاد حضرت اقدس رائے پوریؒ کے مجازین ہندوستان میں رائے پور کے قریب قصبہ سنسارپور (ضلع سہارنپور) میں صاحب کشف و کرامت ایک بلند پایہ عارف باللہ آل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ولی کامل حضرت مولانا حکیم شاہ سید مکرم حسین مدظلہ کی ذات گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہری باطنی بڑے محاسن و کمالات سے انہیں نوازا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت والا کو ہر قسم کے امراض و کمزوری وغیرہ سے شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرماتے ہوئے حضرت کا سایہ امت کے مسلمانوں پر تادیر باقی رکھیں، حضرت کے فیوض و برکات سے اکناف عالم کو منور فرمائیں۔ آمین۔

خیر، بات مولانا اسمٰعیل رنجہ صاحب کے ہاں رات مجلس کی ہو رہی تھی، وہاں سے میں گھر چلا آیا، صبح روانگی کے وقت جامعہ کے شیخ الحدیث سے حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ: جاتے ہوئے (مولوی) محمد ایوب (صاحب) سے ملتے ہوئے چلیں گے، چنانچہ ناشتہ کے بعد نکلتے وقت مولانا نے مجھے فون کردیا کہ آپ کے گھر کے دروازہ پر کار میں ہی بیٹھے بیٹھے حضرت آپ سے مل لیں گے، میں باہر کھڑا انتظار کرتا رہا، حضرت والا تشریف لائے، کار ہی میں ملاقات ہوئی، میں نے حضرت کی گود میں اپنا [illegible]

حضرتؒ نے پیار بھرے انداز میں اپنا دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا، پھر اسی وقت حضرت شاہ صاحبؒ نے اجازت بیعت کے متعلق کچھ الفاظ فرمائے مجھے یقین تو نہیں مگر دل میں خدشہ ضرور پیدا ہوا کہ حضرت والا کے ارشاد گرامی کا مفہوم تو اجازت وخلافت کا سا معلوم ہوتا ہے، پھر حضرت تشریف لے گئے، حضرت والا کے ہمراہ بالکل قریب مولانا اسمٰعیل راجہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے، میں نے دل میں ارادہ کرلیا کہ رات مولانا کے ہاں جاکر تحقیق کرلوں گا۔

اس دوران شام عصر کے بعد شیخ الحدیث مولانا اسمٰعیل راجہ صاحب خود ہی مع چند رفقاء وعلماء کے غریب خانہ پر تشریف لائے اور مجھے مبارکباد دینے لگے، میں نے پوچھا مبارکبادی کس چیز کی؟ تو انہوں نے سب کے سامنے فرمایا کہ حضرت شاہ نفیس صاحبؒ کی جانب سے آپ کو اجازت بیعت وخلافت کی! میں نے دریافت کیا کہ: آپ کو کیسے معلوم ہوا تو مولانا نے فرمایا: حضرت شاہ صاحب کے کلماتِ مقدسہ سے مجھے بھی شبہ ہوگیا تھا، اس لئے شہر باٹلی سے باہر راستہ میں حضرت شاہ نفیس صاحبؒ سے ان کلمات کی تفصیل معلوم کیں تو حضرت شاہ نفیس صاحبؒ نے صراحتاً فرمایا کہ: ہاں میں نے (مولوی) محمد ایوب (صاحب) کو اجازت بیعت دی ہے، پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں القاء فرمایا کہ میں حضرت اقدس شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ کے سلسلہ میں مولانا کو اجازت بیعت وخلافت دوں، چنانچہ منجانب اللہ اس القاء پر میں نے انہیں اجازت بیعت دی ہے۔

گو نہ اس وقت میں اس کا اہل تھا، نہ اس وقت ہوں مگر ہاں وہ ستار وغفار مالک الملک اہل اللہ و بزرگانِ دین کے اس سیاہ کار کے ساتھ حسن ظن کے طفیل میں اگر ہمیں کسی قابل بنادے تو اس ارحم الراحمین واکرام الاکرمین کا فضل وکرم ہوگا، (ورنہ من آنم کہ من دانم) اللہ تعالیٰ ہی ستاری وغفاری فرماکر سلاسل کے اکابرین کے صدقہ میں ہم سب نام لیوا خداموں کی عزت ولاج رکھ لیں تو یہ ان کی کرم نوازی ہوگی، پیرو مرشد سیدنا شاہ نفیس نوراللہ مرقدہ سے پہلی ملاقات کی تفصیل احباب کے اصرار پر رقم کردی گئی ہے۔

وقت کے دو عظیم غوث وقطب کی جانب سے ذرہ نوازی

حضرات قارئین کرام نظر کرم فرمائیں تو دو خواب زیر قلم کرتا چلوں، وہ یہ کہ:

رمضان المبارک ۲۰۰۴ء کا پورا مہینہ حرمین شریفین میں گزارنے کے بعد جب میں اپنے گھر باٹلی (یوکے) آیا تو ماہ شوال کے پہلے ہفتہ میں پہلا خواب یہ دیکھا کہ میں رائے پور میں قطب الارشاد حضرت اقدس رائے پوری کی مجلس مبارک میں بیٹھا ہوا ہوں، حضرت اقدس ضعف وبیماری کی وجہ سے چار پائی پر لیٹے ہوئے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد حضرت اقدس رائے پوری نے آواز دے کر فرمایا: (مولوی) محمد ایوب (صاحب) ہے؟ اس آواز پر میں اپنی جگہ جی حضرت! کہتے ہوئے کھڑا ہوگیا، مجھے دیکھ کر حضرت نے اپنے قریب بلایا اور فرمایا کہ مولانا جاؤ نہر میں پانی ہے کہ نہیں؟ دیکھ کر آؤ، یہ سنتے ہی میں دل میں یہ سوچتے ہوئے چل دیا کہ شاید حضرت والا کا کہیں سفر میں تشریف لے جانے کا ارادہ معلوم ہوتا ہے، اس وجہ سے نہر میں پانی دیکھنے کے لئے مجھے بھیج رہے ہیں، یہ سوچتے ہوئے ابھی پندرہ بیس قدم ہی چلا تھا کہ حضرت اقدس رائے پوریؒ نے پھر آواز دی: (مولوی) ایوب واپس چلے آؤ، جانے کی ضرورت نہیں، یہ سن کر میں واپس چلا آیا۔ واپسی میں حضرت اقدس نے مجھے اپنے قریب بلایا، میں سامنے کھڑا ہوگیا، حضرت نے فرمایا اور قریب آجاؤ، یہاں تک کہ حضرت نے مجھے اپنے سینہ مبارک کے بالکل قریب بلالیا، پھر مجھے اپنے دونوں دست مبارک سے اٹھا کر اپنے سینہ مبارک سے چمٹا کر اپنے اوپر سلادیا، جیسے بیداری میں سینہ سے سینہ لگا کر معانقہ کیا جاتا ہے، یہ دیکھ کر مجھے اپنے جسم میں حرارت کپکپی اور گھبراہٹ شروع ہوئی اور اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی، یہ دیکھ کر دل میں خوشی اور مسرت میں ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

دوسرا خواب

مذکورہ خواب دیکھنے کے دس بارہ دن کے بعد دوسرا خواب دیکھا، وہ یہ کہ سہارنپور میں حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے ہاں مجلس مبارک ہورہی ہے، لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے، حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ

تحفظ ختم نبوت سیمینار کا انعقاد

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ فضلیہ عزیزیہ چک نمبر ۹/۸۱-ایل میں ۲۶/ جولائی کو تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ صدارت قاری زاہد اقبال نے کی۔ نعت پیر جی محفوظ الرحمٰن نے پیش کی۔ نقابت کے فرائض قاری طالب حسین نے سرانجام دیے، جبکہ سیمینار سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر اور جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ کے خطیب مولانا محمد ارشاد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد عثمان غنی، قاری محمد شبیر اور پیر جی عبدالحفیظ سمیت دیگر علماء نے شرکت و خطاب کیا۔ مقررین نے کہا ہے کہ برصغیر میں علماء کرام، دینی مدارس اور مساجد کے مثبت کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا، خطباء نے عوام الناس کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ روابط نہ رکھنے اور قطع تعلق پر زور دیا۔

درمیان میں چار زانو تشریف فرما ہیں، یہ ناچیز خادم بھی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے، حضرت نے مجھے دیکھ کر آواز دے کر فرمایا: (مولوی) محمد ایوب، تم ادھر آ جاؤ یہ سن کر میں حضرت کے قریب جا بیٹھا، حضرت نے فرمایا اور قریب آ جاؤ، یہاں تک کہ حضرت شیخ نے میرے گھٹنوں کو اپنے گھٹنے مبارک سے ملا لیا یہ دیکھ کر میں گھبرا گیا، پھر حضرت شیخؒ نے اپنی زبان مبارک باہر نکالی، زبان مبارک پر کھانے کے کچھ ریزے نظر آئے، حضرت شیخ الحدیثؒ اپنی زبان مبارک میرے منہ کے قریب لا رہے ہیں، اور میں مارے خوف کے پیچھے ہٹ رہا ہوں، اتنے میں کسی آواز دینے والے نے (غیب سے یوں) آواز دی کہ اے: (مولوی) محمد ایوب! حضرت شیخ الحدیث کا منشاء مبارک یہ ہے کہ حضرت شیخ کی زبان مبارک کو تم اپنے منہ میں لے لو، (یعنی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب تمہیں کچھ کھلانا دینا چاہتے ہیں، تم گھبراؤ نہیں بلکہ اسے کھالو)۔ چنانچہ یہ آواز سن کر میں نے ڈرتے ڈرتے حضرت شیخ الحدیث کی زبان مبارک اپنے منہ میں لے کر چاٹ لی، بس اتنا دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی، الحمدللہ۔

یکے بعد دیگرے یہ دونوں خواب صرف دس بارہ دن کے درمیان دیکھے گئے، ان کی تعبیر کیا ہے؟ یہ تو صاحب کشف و ادراک اور حضرات معبرین و محدثین ہی بتلا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اہل اللہ و بزرگان دین کا دامن تادم حیات تھامے ہوئے اتباع سنت و شریعت کی توفیق عطا فرما کر حسن خاتمہ کی سعادت ہمیں نصیب فرمائیں۔ آمین۔

ہمارے مرشد کامل شاہ سیدنا نفیس الحسینیؒ کی ذات اقدس میں جو جو اخلاق حمیدہ ہمیں نظر آئے، ان میں سے کچھ یہاں لکھ رہا ہوں: عشق نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اتباع سنت و شریعت، مسلک سے وابستگی، ختم نبوت سے والہانہ عقیدت و محبت، تصوف و سلوک کی اشاعت، دینی خدمات کرنے والوں کا احترام، ان کی دل جوئی، امت کے مظلوم مسلمانوں کے لئے تڑپنا، ان کے ساتھ ہمدردی، ان کی نصرت و مدد کرنا، ان کے لئے رو رو کر دعائیں مانگنا، استغنا، توکل علی اللہ، بے نفسی، عاجزی، انکساری، نرمی، شفقت، پیار و محبت، مہمان نوازی، سخاوت اور ایثار و قربانی وغیرہ جیسے بے شمار اوصاف حمیدہ اپنے اندر لئے ہوئے تھے۔

خدا و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بزرگان دین کے نام لیوا اور ان سے نسبت و تعلق رکھنے والے ہم سب خداموں کی یہ ذمہ داریوں میں سے ہے کہ حتی الامکان ان مذکورہ اوصاف میں سے جتنے ہو سکے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں، اہل اللہ کے ساتھ اصل نسبت و تعلق اور ہمدردی و غمخواری ان مذکورہ چیزوں پر عمل پیرا ہونے کی ہمیں دعوت دیتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق سعید عطا فرمائیں۔ آمین۔

یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

احکام شریعت کی پیروی

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ: شریعت اللہ کی بڑی نعمت ہے، اس کو اپنے لئے مصیبت اور تکلیف دہ نہیں سمجھنا چاہئے اور نہ ہی بے قدری کر کے اس سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کرنی چاہئے۔ لہٰذا شریعت کے احکام پر سختی اور مجاہدے کے ساتھ عمل کرنا چاہئے، کیونکہ مجاہدات کے بعد اللہ تعالیٰ مشاہدات کی نعمتوں سے نوازتے ہیں اور برکات کا ظہور فرماتے ہیں۔

امام غزالیؒ نے ایک نکتہ لکھا ہے کہ: ''مسلمان کی سلامتی کا دارومدار شریعت کی اتباع کرنے پر ہے، اس کے بغیر زندگی گزارنا سراسر نقصان دہ ہے۔'' کیونکہ اسی اتباع شریعت سے اطمینان اور سلامتی حاصل ہوگی، لہٰذا اس پر عمل کرنے سے نہیں گھبرانا چاہئے۔

شریعت کے احکام کی پیروی کرنے کے بڑھاپے پر ٹال دینا بہت بڑی غلطی ہے، کیونکہ جس چیز کی عادت جوانی میں نہ بنی، وہ بڑھاپے میں نہیں بن سکتی، وجہ اس کی یہ ہے کہ جوانی میں قوت و ہمت ہونے کی وجہ سے ہر کام آسان ہوتا ہے جبکہ بڑھاپے میں یہ نہیں ہو سکتا، بڑھاپے میں کمزوریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

مخلوق کی عقیدت اور خوش اعتقادی پر دھوکا نہیں کھانا چاہئے اور نہ ہی مخلوق کی عقیدت و خوش اعتقادی کی فکر کرنی چاہئے، اور نہ ہی کسی کے طعن و تشنیع کی پرواہ کرنی چاہئے، بلکہ ہر مسلمان کو یہ ضابطہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کے ساتھ اپنا معاملہ کیسا ہے؟ اگر معاملہ درست نہیں ہے تو مخلوق کی عقیدت اور خوش اعتقادی کچھ کام نہیں آئے گی۔ جو محبت خالص اللہ کے لئے کی جائے، وہ محبت کبھی زائل نہیں ہوتی، ہمیشہ رہتی ہے۔ اور جو محبت اپنی کسی غرض و مطلب کے لئے کی جائے، وہ محبت محدود ہوتی ہے جلدی ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو محبت اور دوستی صرف اللہ کے لئے کرنی چاہئے۔ ایک عمل ہے اور ایک اس کی روح ہے، روح وہ طمانیت ہے، جس سے قلب کو حلاوت اور راحت ہوتی ہے، یہ روح اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ابتداً کم از کم چھ مہینے اللہ والوں کی مجالس میں شرکت کی جائے۔ ہم میں اتباع شریعت کی بے حدگی ہے، اس کا تدارک کرو اور جو کام کرو پہلے شریعت سے تحقیق کرو یعنی کسی معتبر و مستند عالم سے تحقیق کرو۔ (خلاصہ وعظ بنام الشریعت)

مولانا محمد عرفان، کراچی

خبروں پر ایک نظر!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ضلع رحیم یار خان کے دو روزہ تبلیغی دورہ پر

رحیم یار خان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ۲۶، ۲۷/ جولائی کو دوروزہ تبلیغی و تنظیمی دورہ پر ضلع رحیم یار خان تشریف لائے، آپ نے اپنے دورے کا آغاز جامعہ فاروق اعظمؓ سرکلر روڈ سے کیا۔ جامعہ کے نائب مہتمم مولانا قاری امداداللہ کی وفات کے بعد جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی عبداللطیف اوران کے رفقاء سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے سابق ناظم اعلیٰ حافظ محمد الیاس مرحوم کے والد محترم جناب محمد مبین خان لوہار مارکیٹ کی وفات پر مرحوم کے بیٹوں حافظ محمد عباس، محمد الطاف، محمد ندیم اور دیگر بھائیوں سے افسوس کا اظہار کیا اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں ان کو خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا شجاع آبادی نے بتایا کہ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۰ء تک جب وہ رحیم یارخان کے مبلغ تھے تو محمد مبین خانؒ کی دکان مجلس کا سب آفس شمار ہوتی تھی۔ مرحوم اوران کے مرحوم فرزند حافظ محمد الیاسؒ خندہ پیشانی سے ختم نبوت کے مہمانوں کا اعزاز و اکرام کرتے، حالانکہ کاروباری نقطہ نظر سے یہ بات مضر تھی لیکن انہوں نے ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو اہمیت و افضلیت دی۔ مولانا شجاع آبادی نے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

جامعہ مخزن العلوم والفیوض حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے خان پور میں قائم کیا۔ اس وقت مخزن العلوم کا اہتمام وانتظام حضرتؒ کے صاحبزادگان مولانا فضل الرحمٰن، حاجی مطیع الرحمٰن اور مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی سنبھالے ہوئے ہیں۔ موخرالذکر دونوں بھائیوں سے ملاقات کی اور جامعہ کی ترقی واستحکام کی دعا کی کہ اللہ پاک گلشن درخواستیؒ کو سدابہار رکھیں۔ جامعہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم کے فرزند ارجمند مولانا مفتی محمد عادل خان مدظلہ سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی جو کافی دیر تک جاری رہی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی نے قائم کیا اور جامعہ کا شمار ملک کی مرکزی جامعات میں ہونے لگا، جامعہ ہر سال تین روزہ اجتماع منعقد کرتا ہے جو ملک کے گنے چنے مثالی اجتماعات میں سے ایک ہوتا ہے۔ جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی مدظلہ کی دعوت پر مولانا شجاع آبادی نے جامعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سامعین سے درخواست کی کہ وہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کریں، نیز قادیانیوں اور ڈنمارک سمیت گستاخ ممالک کے اقتصادی بائیکاٹ کی اپیل کی۔ انہوں نے مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی کی عظیم الشان خدمات پر انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا اور اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی بڑی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ ان کے مشن کو زندہ رکھا جائے، انہوں نے مولانا شفیق الرحمٰن درخواستیؒ کے مشن کو زندہ رکھنے کا عہد لیا۔

بعدازاں اگلے روز دین پور شریف میں حاضری دی، جہاں کے منبع انوار قبرستان جہاں حضرت اقدس بانی خانقاہ دین پور شریف حضرت میاں غلام محمد دین پوریؒ، جانشین اول مرشدی حضرت میاں عبدالہادی دین پوریؒ، امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، خطیب پاکستان حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ مجاہد اسلام مولانا محمد لقمان علی پوریؒ جیسی شخصیات محواستراحت ہیں ان کے مزارات پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ اس کے بعد دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت اقدس مولانا سراج احمد دین پوری دامت برکاتہم، حضرت اقدس میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کی خدمت میں حاضری دی اور ان حضرات کی دعائیں لیں، بالخصوص حضرت میاں مسعود احمد دین پوری نے انتہائی مفید مشوروں سے سرفراز فرمایا، کافی دیر تک ناموس رسالت اور ختم نبوت کے حوالہ سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضرت نے فرمایا کہ آئندہ مبلغ وہ رکھیں جو کچھ عرصہ تدریس کر چکے ہوں تا کہ ان کی علمی استعداد مضبوط ہو، مولانا شجاع آبادی نے عرض کیا کہ نئے تعلیمی سال سے کوشش کریں گے کہ ذی استعداد مدرسین کو مبلغ رکھا جائے، آپ سرپرستی فرمائیں۔ دو تین گھنٹوں تک یہ نورانی محفل جاری رہی، مولانا شجاع آبادی اجازت لے کر ملتان کے لئے روانہ ہوگئے۔

قادیانی شرانگیزیوں کے خلاف منعقدہ اجلاس میں اہم فیصلے

کمالیہ (مولانا عبدالحکیم نعمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد نیم والی میں مورخہ ۲۲/ جولائی بروز منگل بعداز نماز مغرب ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ مدرسہ نعمانیہ کے پرنسپل مولانا قاری عمر فاروق نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ صدارت حضرت مولانا پیرجی عتیق الرحمن نے فرمائی۔ اجلاس میں چک نمبر ۳/ ۵۸ ٹکڑا میں قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے بگڑتی ہوئی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، بتایا گیا کہ گزشتہ دنوں پیر عتیق الرحمن کی سربراہی میں چار رکنی وفد نے گاؤں کا وزٹ کیا اور قادیانیوں کی شرانگیزیوں کے متعلق مفید اور کارآمد معلومات حاصل کیں اور تمام تر صورت حال سے احباب کو بریف کیا گیا، اجلاس کے فیصلے کے مطابق قادیانیت زدہ علاقوں میں جلسے، کانفرنسوں اور لٹریچر کی تقسیم کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں میں دینی شعور پیدا کیا جائے، زبانی کلامی باتوں کی بجائے عوامی طاقت اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے حکمت عملی کے ساتھ ان کی ارتدادی غنڈہ گردی کا مقابلہ کیا جائے، وکلا تنظیموں، انجمن تاجران اور تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام کو مدعو کر کے احتجاجی پروگرام ترتیب دیے جائیں اور ان کے تعاون اور سرپرستی میں قادیانی سرگرمیوں کے توڑ کے لئے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے، اجلاس میں طے پایا کہ ۲۵/ جولائی جمعہ کو تمام علماء کرام احتجاج کریں اور عوام سے قرارداد پاس کراتے ہوئے انتظامیہ کی بے حسی، جانبداری اور مسلسل چشم پوشی کے خلاف زبردست احتجاج ریکارڈ کرائیں۔ اجلاس میں طے پایا کہ تمام دینی جماعتیں اور علماء کرام اپنے تمام تر تحفظات و خدشات کے باوجود عوامی رابطہ مہم اور مشاورتی عمل میں تیزی لائیں۔ اجلاس میں پچاس سے زائد علماء کرام کے علاوہ سول سوسائٹی کے ذمہ داران نے شرکت کی اور انتظامیہ سے اپنے مطالبات کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ چک نمبر ۳/ ۵۸ ٹکڑا میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں، علاقے میں قادیانی غنڈہ گردی کا سخت سے نوٹس لیا جائے، عبادت گاہوں سے اسپیکر، کلمہ طیبہ، قرآن مجید کے نسخے اور دیگر اسلامی علامات اور دینی شعائر کو محفوظ کیا جائے۔

تحصیل کمالیہ کی مساجد میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد مذمت

کمالیہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چیچہ وطنی روڈ پر واقع چک ۳/ ۵۸ ٹکڑا میں قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کے خلاف ۲۵/ جولائی کے جمعہ کو پوری تحصیل کمالیہ کی مساجد میں مذمتی قرارداد منظور کرائی۔ قرارداد کا متن یہ ہے: آج کے جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع کی وساطت سے یہ قرارداد پیش کرتے ہیں، چیچہ وطنی کمالیہ روڈ پر واقع (خان دا چک) نزد پل راوی سے پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں ۳/ ۵۸ ٹکڑا میں قادیانیوں نے اپنے معبد خانے بنا رکھے ہیں، جن کی شکل وصورت مساجد سے مشابہت رکھتی ہے اور ان کو مسجد لکھا، پڑھا اور کہا جاتا ہے، ان میں ایک عبادت گاہ پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے اذان اور قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے اور ان عبادت گاہوں میں قرآن مجید کے نسخہ جات اور ان کا قادیانی ترجمہ موجود ہے، جس سے قرآن کریم کی بے حرمتی، تحریف اور معانی ومطالب بدل کر سادہ لوح دیہاتی عوام کو گمراہ کیا جارہا ہے، ہم آج کے اس اجتماع کی وساطت سے ضلعی و مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ چک نمبر ۳/ ۵۸ ٹکڑا میں قادیانیوں کی غیر قانونی شرانگیز اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے والی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی کی جائے، ان کو قادیانیت کی تبلیغ سے منع کیا جائے اور تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸-سی، ۲۹۵-بی اور ۲۹۵-اے کے تحت مقدمات کا اندراج کر کے ملزمان کو فوراً گرفتار کیا جائے تاکہ اس شہر کا امن بھی بحال رہے اور مسلمانوں میں پایا جانے والا غم وغصہ اور اشتعال بھی دور ہوجائے، بصورت دیگر جاں نثاران ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت راست اقدام پر مجبور ہوں گے، کارروائی نہ کرنے کی صورت میں پیش آمدہ تمام تر صورتحال کی ذمہ داری شدت پسند قادیانیوں اور متعلقہ پولیس حکام پر عائد ہوگی، کیا یہ قرارداد آپ کو منظور ہے؟ نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر! تمام حاضرین نے بلند آواز سے اس کی تائید کی۔ علاوہ ازیں اسی روز صحافیوں کے ایک وفد نے متذکرہ گاؤں کا صحافتی دورہ کرنا چاہا اور مسلمانوں کے احتجاج پر قادیانی موقف جاننا چاہا لیکن قادیانی اسلحہ، بندوقیں اور کلہاڑیاں لہراتے ہوئے آئے، قتل کی دھمکیاں دیں، کیمرے چھین لئے، صحافیوں سے ہاتھا پائی اور بدتمیزی کر کے آزادی صحافت پر ڈاکا ڈالا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس واقعہ کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے، حکام بالا سے کارروائی کا مطالبہ کرتی ہے۔

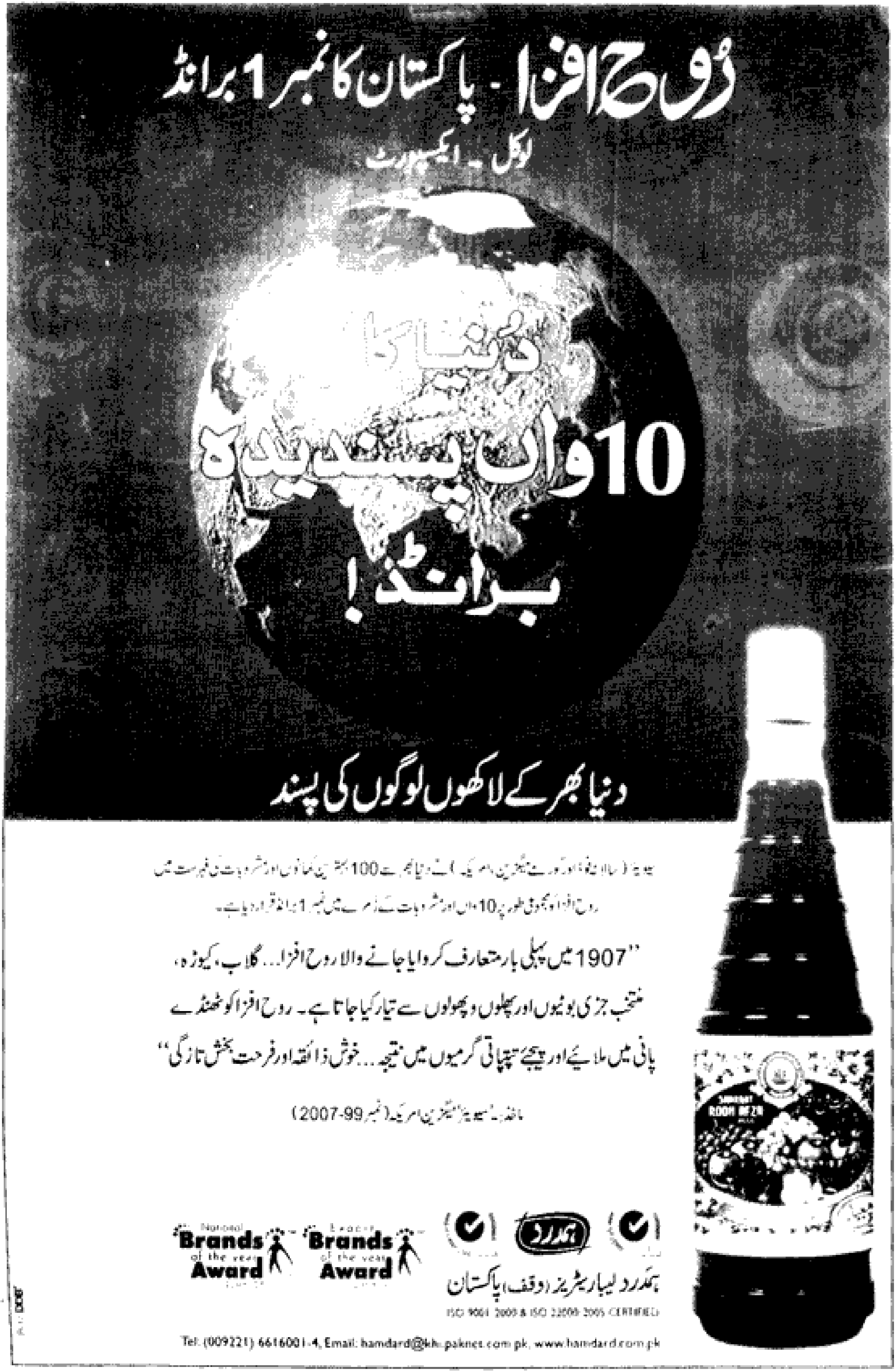
رُوح افزا - پاکستان کا نمبر 1 برانڈ
لوکل - ایکسپورٹ
دُنیا کا
10واں پسندیدہ
برانڈ!
دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کی پسند
”1907 میں پہلی بار متعارف کروایا جانے والا روح افزا... گلاب، کیوڑہ،
منتخب جڑی بوٹیوں اور پھلوں و پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ روح افزا کو ٹھنڈے
پانی میں ملایئے اور پیجئے تپتی گرمیوں میں نتیجہ... خوش ذائقہ اور فرحت بخش تازگی“
(2007-99)
Brands of the year Award
Brands of the year Award
ہمدرد
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
Tel: (009221) 6616001-4, Email: hamdard@khi.paknet.com.pk, www.hamdard.com.pk

REGD. NO. SS-159

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

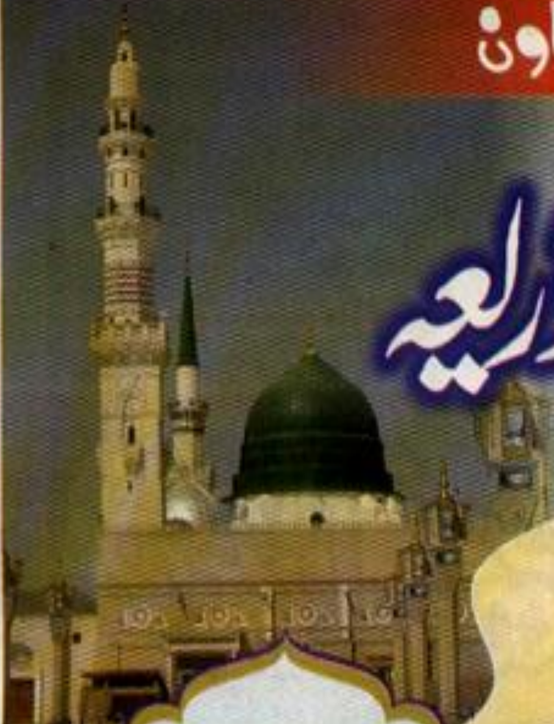

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقاتِ جاریہ
میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دینے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ